فضائلِ درود و سلام



اَلْخَيرُ الْكَثِيرُ فِی الصَّلاۃِ وَالسَّلامِ عَلی الْبَشِيرِ النَّذِيرِ

فضائل درود و سلام

تالیف

ابو سعید شعبان بن محمد الآثاری الموصلی الشافعی

رحمہ اللّٰہ تعالیٰ

المولود ۷۶۵ھ ۔ والمتوفی ۸۲۸ھ

تخریج و تعلیق

احمد سعد الدین عوّامة

ترجمہ

محمد ریاض احمد سعیدی

فیض رضا پبلی کیشنز

جامعہ قادریہ رضویہ مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد

نام کتاب .... اَلْخَیْرُ الْکَثِیْرُ فِی الصَّلَاۃِ وَالسَّلَامِ عَلَی الْبَشِیْرِ النَّذِیْر

مؤلف .... ابو سعید شعبان بن محمد آثاری الموصلی الشافعی

تخریج وتعلیق .... احمد سعد الدین عوامة

ترجمہ / نظر ثانی .... محمد ریاض احمد سعیدی

ناشر ....

بتعاون .... قاری ضمیر احمد سعیدی سَلَّمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

تاریخ اشاعت .... دسمبر 2010

صفحات 80

ملنے کے پتے

فیض رضا پبلی کیشنز

جامعہ قادریہ رضویہ مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد

فہرست ابواب

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو پرورش فرمانے والا ہے سب جہانوں کا اور افضل صلاۃ اور اکمل واتم سلام ہو ہمارے آقا حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم تَسلِیمًا کَثِیرًا کَثِیرًا کَثِیرًا پر، آپ کی آل پر اور تمام اصحاب پر۔

حمد وصلاۃ کے بعد!

بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں پر سیدنا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم تَسلِیمًا کَثِیرًا کَثِیرًا کَثِیرًا کو ان کی طرف مبعوث فرما کر احسان جتایا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ اِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَ يُزَكِّيهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾ [آل عمران ٣:١٦٤]

بے شک اللہ نے بڑا احسان کیا ایمان والوں پر جب اس نے ان میں عظمت والا رسول بھیجا ان ہی میں سے، جو تلاوت کرتا ہے ان پر اس کی آیتیں اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔

پس رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم تَسلِیمًا کَثِیرًا کَثِیرًا کَثِیرًا کی ذات اطہر اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر بہت بڑی نعمت ہے۔ اس نعمت کے شکرانے کے طور پر ہے: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم تَسلِیمًا کَثِیرًا کَثِیرًا کَثِیرًا سے محبت کرنا، آپ کی ہدایت وسنت کی اتباع کرنا، آپ کو درود وسلام کے نذرانے پیش کرنا اور آپ کی شریعت مطہرہ کی خدمت کرنا،

بیشک علماء کرام نے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ان ابواب میں مختلف انداز میں بہت زیادہ کام کیا ہے پس وہ بہت عظیم ورثہ ہے جسے شمار کرنا ناممکن ہے۔ یہاں تک کہ آپ ایک ایک عالم کی مختلف مقاصد ومطالب کی متعدد کتابیں پائیں گے۔

ان علماء کرام سے اس ضخامت میں مختصر اور اپنے اسلوب وترتیب میں نفع بخش رسالے (اَلْخَیْرُ الْکَثِیْر) کے مؤلف زین الدین شعبان بن محمد الآثاری رَحِمَہُ اللّٰہُ تعالٰی ہیں۔ بے شک انہوں نے اس رسالہ کو آٹھ ابواب پر مرتب فرمایا ہے اور ہر باب کے تحت پانچ حدیثیں منتخب کیں۔ پس سید الانام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا پر درود وسلام میں چالیس حدیثیں آگئیں۔ یہ ان کی اس سے ایک بڑی کتاب (اَلْفَضْلُ الْکَبِیْرُ فِی الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْبَشِیْرِ النَّذِیْر) کا اختصار ہے۔

فاضل ہلال ناجی نے ''خمسة نصوص اسلامية نادرة'' کے عنوان سے ایک جزءلطیف کے ضمن میں اس کتاب (اَلْفَضْلُ الْکَبِیْر) کے ایک جزء کی تخریج کی اور کامل خطی نسخہ پر دسترس نہ ہونے کا عذر کرتے ہوئے اسے مکمل طبع نہ کیا۔ پھر بعض کتب فروشوں نے ان سے اس جزء کے لینے پر جرأت دکھائی اور جس جزء کو استاذ ہلال ناجی نے طبع کیا تھا اس کے مأخذ کی طرف تنبیہ کئے بغیر اس سے کچھ حصہ لے لیا۔

اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دو کامل خطی نسخوں کا حصول آسان فرمادیا۔ میں نے ان دونوں سے نیک فال اور برکت کے لئے ایک نسخہ تیار کیا کہ خیر کثیر میرا پہلا عمل ہو جائے۔

میں اللہ عزوجل سے امید کرتا ہوں کہ یہ رسالہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کی میرے لئے شفاعت کا سبب بن جائے۔

اور اس کے لئے جس نے مجھے حکم فرمایا اور بہت زیادہ فوائد و لطائف کے ساتھ میری تعظیم فرمائی وہ میرے آقا، ولی نعمت، میرے والد گرامی، علامہ، محدث، شیخ محمد عوامہ (اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے) ہیں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے میرے لئے، ان کے لئے اور اس کتاب کے پڑھنے والے کے لئے آگ سے پردہ بنائے۔ بیشک وہ خوب سننے والا، قریب اور قبول فرمانے والا ہے۔

بہر حال پہلا مخطوطہ مکتبہ شیخ الاسلام عارف حکمت رحمہ اللہ مدینہ منورہ کا فوٹو ہے اور یہ مجموع دس اوراق میں ۸۰/۳۸۴ کا ضمن ہے۔ خط نسخ کے ساتھ عمدہ منقوط ہر صفحہ میں ۱۹ سطریں ہیں۔ مؤلف کے قریبی زمانے کا ہے جیسا کہ مخطوطہ کی فوٹو میں واضح ہے اور میں نے اس کی طرف حرف 'ا' کے ساتھ اشارہ کیا ہے۔

دوسرا مخطوطہ، ہیئت دار الکتب قاہرہ کا فوٹو ہے۔ یہ مجموع سات اوراق میں برقم ۹۰ حدیث تیمور کا ضمن ہے۔ خط نسخ جید منقوط کے ساتھ ہر صفحہ میں ۲۱ سطریں ہیں۔ جیسا کہ مخطوطہ کی فوٹو میں واضح ہے اور میں نے اس کی طرف حرف 'ب' کے ساتھ اشارہ کیا ہے۔

میری کارکردگی کا خلاصہ:

1۔ مؤلف جس کی طرف حدیث منسوب کرتے ہیں اس شخص سے حدیث کی تخریج۔

2۔ پھر میں تخریج میں اپنے قول "وَ رَوَاهُ" کے ساتھ اس حدیث پر کچھ اضافہ کرتا ہوں۔

3۔ میں ترتیب میں پہلے وفات پانے والے کے ذکر کا لحاظ کرتا ہوں سوائے اصحاب سنن اربعہ کے کہ انہیں مشہور پر ترتیب دیتا ہوں۔

4۔میں نے حدیث پر نقل حکم میں امام سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''القول البدیع'' سے کلام پسند کیا ہے۔

میں قول وعمل میں اللہ تعالیٰ ہی سے ہدایت واخلاص کا سوال کرتا ہوں۔ بیشک وہ خوب سننے والا جواب دینے والا ہے۔اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

المدینه المنوره　　　　و کتبه

٢٥ ربیع الآخر ١٤١٨ھ　　　　احمد سعد الدین عوامة

حالات مصنف (۱)

زین الدین (۲) وشرف الدین (۳) ابوسعید شعبان بن محمد بن داؤ د نسباً قرشی، مذہباً شافعی، شہرۃً آثاری، ولادۃً موصلی اور پرورش ووفات کے اعتبار سے مصری قاہری ہیں۔

مؤلف کی ولادت ۱۵ ۵۷٦۵ (٤) شعبان کی رات کو ہوئی اور ایک قول ۵۷۵۹ (۵) کا ہے۔ آثاری کے مکان میں مدت تک قیام پذیر ہونے کی وجہ سے آثاری کی نسبت سے مشہور ہوئے۔ استاذ ہلال ناجی نے ''اِقَامَتُهٗ بِهَا'' کا مطلب یہ لیا ہے کہ آپ اس کے خادم تھے۔ آثاری نے اپنے بدیعہ کبریٰ میں اپنے اس قول سے اس طرف اشارہ کیا ہے۔

''اس لئے کہ میں آثار کا خادم ہوں یہ میرے لئے نسبت ہے۔ میں اس وجہ سے خادموں کے لئے مخدوم کی رحمت کی امید رکھتا ہوں''۔

---

(۱) "النجوم الزاهرة" ١٤ : ٣٩٢ "المنهل الصافى" ٦ : ٢٤٨ ، "انباء الغمر" ٨ : ٨٢ ، "الضوء اللامع" ٣ : ٣٠١ ، "الوجيز الكلام فى الذيل على دول الاسلام للذهبى" للسخاوى ٢ : ٤٨٧ (١١١٥) ، مقدمة الاستاذ الفاضل هلال ناجى (العراقى) "خمسة نصوص اسلامية نادرة" ص ٥-١٢ ، اور یہ کتاب مؤلف کے متعلق ہلال ناجی کی کاوش اور خاص اہتمام پر دلالت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(۲) اسے "الضوء اللامع" اور "وجيز الكلام" میں ذکر کیا ہے۔

(۳) یہ نام المخطوطات الخمسۃ کے ٹائٹل پر ہے۔: الخير الكثير نسخه (ب) اور الرسائل الخمسة جنہیں استاذ ہلال ناجی نے "خمسة نصوص اسلامية نادرة" کے ضمن میں شائع کیا۔

(٤) "الضوء اللامع" ٣ : ٣٠١، ٣٠٣ (۵) "الضوء اللامع" ٣ : ٣٠١، ٣٠٣

بہر حال آپ کا قاہرہ کی طرف منتقل ہونا گویا آپ کی زندگی کے ابتدائی دور میں تھا اس پر سخاوی کا یہ قول دلالت کرتا ہے جو انہوں نے ذکر کیا کہ مؤلف نے غماری کے پاس رہن سہن کو لازم پکڑا۔ اور غماری وہ شمس الدین محمد بن محمد بن علی الغماری ہیں جن کی ولادت ۷۲۰ھ اور وفات ۷۸۲ھ میں ہوئی۔ پس مترجم (مؤلف) کی عمر اپنے شیخ کی وفات کے وقت ۱۷ یا ۲۳ سال تھی۔

آپ کے ان مشائخ کے روشن ناموں کے متعلق پرانے مصادر نے فائدہ نہیں دیا جن کا آپ کی تکوین علمی میں اثر تھا مگر استاذ ہلال ناجی کو ایک نادر مخطوطہ کا پتہ چلا جس میں آثاری نے اپنے ان مشائخ کی خبر دی تھی جن سے انہوں نے علم حاصل کیا اور ان میں سے صرف دس اساتذہ کے ذکر پر اکتفا کیا۔ وہ اس دور اور مصر کی علمی دنیا کے چاند تھے۔ ان میں سے مشائخ الاسلام، سراج البلقینی، سراج بن الملقن، شمس الغماری، برہان الابناسی، عز بن جماعہ اور دیگر علماء کرام ہیں۔ ان سے علوم شرعیہ و عربیہ حاصل کئے اور وہ سب ان علوم وفنون کے امام تھے۔

آپ ان لوگوں سے تھے جنہوں ایک رسم الخط سیکھا اور اس میں پختگی حاصل کی۔ آپ نے وہ رسم الخط شمس الدین ابو علی الزفتاوی سے سیکھا۔ یہاں تک کہ آپ اس خط کے لکھنے والوں کے سردار بن گئے۔ آپ نے اس کی اجازت دی پس آپ لوگوں کے لئے (اسی رسم الخط میں) لکھنے لگے۔(۱)

آپ نے مکمل طور پر علوم عربیہ اور ادب کی طرف توجہ دی حتی کہ آپ ان میں امام ہو گئے جیسا کہ آپ کے بعض مترجمین نے آپ کو اس وصف کے ساتھ موصوف کیا ہے۔ ان میں

(۱) "الضوء اللامع" ۳:۱۰۳

سے ایک امام سخاوی ہیں جنہوں نے آپ کا تذکرہ "وَجِیزُ الْکَلَامِ فِی الذَّیْلِ عَلٰی دُوَلِ الْاِسْلَامِ لِلذَّھَبِی" (۱) میں کیا ہے۔

اور یہ آپ کی آنے والی تالیفات ملاحظہ کرنے سے ظاہر ہے۔

(۱)۔علم کتابت میں ایک قصیدہ

(۲)۔علوم عربیہ وبلاغت میں ایک قصیدہ

(۳۔٤۔٥)۔اَلْبَدِیْعِیَّۃُ الصُّغْرٰی ، وَالْوُسْطٰی ، وَالْکُبْرٰی۔

استاذ ہلال ناجی نے انہیں ۱۹۷۷ء میں بغداد سے شائع کیا تھا۔

(٦)۔اَلْحَلَاوَۃُ السُّکَّرِیَّۃ ، قصیدہ نحویہ

(۷)۔اَلْخَیْرُ الْکَثِیْرُ فِی الصَّلَاۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْبَشِیْرِ النَّذِیْر ﷺ،

اور یہ وہ کتاب ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

(۸)۔اَلرَّدُّ عَلٰی مَنْ تَجَاوَزَ الْحَدَّ.

(۹)۔شَرْحُ اَلْفِیَّۃِ ابْنِ مَالِکٍ،۳ جلدوں میں ہے۔

اسے مکمل کرنے سے پہلے ہی آپ کی وفات ہوگئی۔

(۱۰)۔شِفَاءُ السِّقَامِ فِیْ نَوَادِرِ الصَّلَاۃِ وَالسَّلَامِ،

اسے استاذ ناجی نے (خمس نصوص اسلامیۃ نادرۃ) کے ضمن میں شائع کیا اس کتاب میں چالیس ایسے واقعات کا ذکر کیا جن میں سرور کائنات رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود وسلام پڑھنے والے کی اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی۔اور امام سخاوی ان میں سے کئی واقعات ان کی طرف نسبت کئے بغیر اپنی کتاب "اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع" میں لائے ہیں۔

---

(۱) ۲: ٤۸۷ (۱۱۱٥)

(۱۱)۔اَلعِقدُ البَدِیع، آپ نے یہ کتاب مکہ مکرمہ میں ۸۰۹ھ میں لکھی۔

استاذ ہلال ناجی نے اس کا ذکر کیا ہے اور شاید ان کی تین بدیعیات سے ایک یہی ہو

(۱۲)۔اَلعُمدَۃُ فِی المُختَارِ مِن تَخامِیسِ البُردَۃِ،

استاذ الزرکلی نے پتہ دیا کہ دار الکتب مصریہ میں اس کا ایک مخطوطہ ہے۔

(۱۳)۔عِنَانُ العَرَبِیَّۃِ، نحو میں ایک قصیدہ۔

(۱۴)۔اَلعِنَایَۃُ الرَّبَّانِیَّۃُ فِی الطَّرِیقَۃِ الشَّعبَانِیَّۃِ، علم خط میں ایک رسالہ ہے۔

اور ہوسکتا ہے کہ یہ پہلے نمبر والا قصیدہ ہی ہو۔استاذ ہلال ناجی نے اسے ۱۹۷۹ء

میں بغداد سے نشر کیا تھا اور بیان کیا تھا کہ یہ خط عربی میں ایک شاندار الفیہ ہے۔

(۱۵)۔اَلفَرَجُ القَرِیبُ فِی مُعجِزَاتِ الحَبِیبِ ﷺ

یہ امام بوصیری کے مشہور قصیدہ بردہ کے مقابلہ میں ۱۲۰ ابیات ہیں جسے استاذ ناجی

نے (خمس نصوص اسلامیۃ نادرۃ) کے ضمن میں شائع کیا۔

(۱۶)۔اَلفَضلُ الکَثِیرُ فِی الصَّلَاۃِ وَالتَّسلِیمِ عَلَی البَشِیرِ النَّذِیرِ ﷺ،

اور یہ وہ اصل ہے جس کا اختصار (اَلخَیرُ الکَثِیرُ) کے نام سے کیا جیسے کہ آپ

اسے اس رسالہ کے خاتمہ میں پائیں گے۔

(۱۷)۔اَلقِلَادَۃُ الجَوھَرِیَّۃُ فِی شَرحِ الحَلَاوَۃِ السُّکَّرِیَّۃِ، نحو میں ہے۔

آپ ''الاعلام'' میں اس کے آخری صفحہ کا فوٹو دیکھیں۔اس کے دو خطی نسخے دار

الکتب مصر اور پیرس میں ہیں۔

(۱۸)۔کِفَایَۃُ الغُلَامِ فِی اِعرَابِ الکَلَامِ، اور یہ نحو میں الفیہ ہے۔

اس پر جلال البلقینی نے تقریظ لکھی۔استاذ ناجی نے اپنے ساتھی ڈاکٹر زہیر زاہد کے

ساتھ مل کر اس کی تحقیق کی اور ان دونوں نے اس رسالہ کو ۱۹۷۸ میں بیروت سے شائع کیا۔

(۱۹)۔لِسَانُ الْعَرَبِ فِیْ عُلُومِ الْاَدَبِ،

زرکلی نے خبر دی کہ اس کا ایک نسخہ دار الکتب میں ہے اور استاذ ہلال ناجی کا خیال ہے کہ یہ اور اس کے بعد والی کتاب ایک ہی ہے۔

(۲۰)۔مَجْمَعُ الْاَرَبِ فِیْ عُلُومِ الْاَدَبِ،

علوم عربیہ میں بحر رجز سے ایک منظومہ ہے۔ ہوسکتا ہے کہ نمبر۲ والا رسالہ ہی ہو۔

(۲۱)۔اَلْمَنْهَجُ الْمَشْهُوْرُ فِیْ تَقَلُّبِ الْاَیَّامِ وَالشُّهُوْرِ،

اسے استاذ محمد علی العدوانی نے مجلّہ المورد بغداد میں شائع کیا۔

(۲۲)۔مِسْکُ الْخِتَامِ فِیْ اَشْعَارِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ،

ان دونوں میں ہر دو بیت عروضی ۱۶ بحروں سے ایک بحر کے وزن پر ہے۔ اور یہ پاکیزہ عمل صنیع الصفی الحلی کے مقابلہ میں ہے جنہوں نے آثاری سے پہلے یہ کام کیا تھا۔ اور دو شعر غزل وغیرہ میں بنائے۔ اور آثاری نے اس عمل میں اپنے زمانے کے بوصیری علامہ شیخ یوسف النبہانی رحمہما اللہ تعالیٰ سے بھی سبقت کی۔

(۲۳)۔اَلْمَنْهَلُ الْعَذْبُ، مدح نبوی میں آثاری دیوان ہے۔

(۲۴)۔نُزْهَةُ الْکِرَامِ فِیْ مَدْحِ طَیْبَةٍ وَّالْبَلَدِ الْحَرَامِ،

یہ ۹۰ ابیات کا ایک قصیدہ ہے۔ اور یہ بھی (خمس نصوص اسلامیة نادرة) کے ضمن میں ہے۔

(۲۵)۔نَیْلُ الْمُرَادِ فِیْ تَخْمِیْسِ بَانَتْ سُعَاد،

یہ (اَلْخَیْرُ الْکَثِیْرُ) کے دو مخطوطوں سے نسخہ (ب) کے ساتھ محفوظ مخطوطہ ہے۔ یہ

ہیئت دار الکتب قاہرہ میں رقم/۹۰ حدیث تیمور کے تحت ہے۔

(۲۶)۔اَلْوَجْهُ الْجَمِيْلُ فِيْ عِلْمِ الْخَلِيْلِ،

علم عروض وعلم قوافی میں ایک قصیدہ ہے

(۲۷)۔وَسِيْلَةُ الْمَلْهُوْفِ عِنْدَ اَهْلِ الْمَعْرُوْفِ،

ایک قصیدہ جسے ہلال ناجی نے ۱۹۷٤ء میں بغداد سے شائع کیا اور یہ آثاری کی مطبوعات سے پہلا قصیدہ ہے جسے شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا۔

میں علامہ آثاری کے آثار سے انہی ناموں سے واقف ہو سکا۔ حالانکہ امام سخاوی نے آثاری کے خط سے ان کا یہ قول نقل کیا ہے ''بیشک میری ادبی تصانیف ۳۰ سے زائد ہیں جن میں زیادہ تر منظوم ہیں''

اور میں اتنی بات اور بڑھاتا ہوں کہ ان کتب میں زیادہ تر کا تعلق بارگاہ نبوی کے ساتھ ہے۔ جو آپ کی، نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا کے ساتھ عظیم محبت پر دلیل ہے۔

بہر حال مترجَم کا وظائف، اسفار اور بلدان میں تصرف اس موضوع کی کتاب کے مختصر مقدمہ میں ہمارے لئے اہم نہیں ہے۔

لیکن نظر، استاذ ادیب ہلال ناجی (اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرمائے اور انہیں جزائے خیر سے نوازے) کے فضل کی طرف پھیرنی چاہیئے ان کے مقدمہ پر جو انہوں نے (خمس نصوص اسلامية نادرة) کے لئے لکھا جس میں اس محبّ اور صالح عالم کی زندگی کا رخ تاباں پیش کیا بخلاف اس کے جو ''اَلضَّوْءُ اللَّامِعُ'' میں ان کے ناقد حافظ سخاوی کے ترجمہ سے مستفاد ہے۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے۔

آثاری کی وفات ۷ جمادی الآخرہ ۸۲۸ھ کو مصر میں ہوئی۔ اپنی زندگی کے آخری حصے میں تیزی سے دمشق سے قاہرہ منتقل ہونے، پھر دمشق اور قاہرہ کی طرف لوٹنے کے بعد۔ آپ کی وفات قاہرہ پہنچنے کے دن ہوئی۔

اللہ تعالیٰ آپ پر اور باقی علمائے اسلام پر رحم فرمائے۔

صَلَّى اللّٰهُ تعالٰى عَلَيهِ وَسَلَّمَ تَسلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نہایت رحمت والے بے حد رحم فرمانے والے کے نام سے۔

اسی پر میرا بھروسہ ہے، وہ مجھے کافی ہے اور بہترین کارساز۔

خیر کثیر پر سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور درود وسلام خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والے (۱) ہمارے آقا نبی اُمّی حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا پر ہو، اور آپ کی آل پر، آپ کے اصحاب، آپ کی ازواج مطہرات، آپ کی عترت اور آپ کے گروہ پر ہو۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر وہی۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ایسی گواہی جو سوال کے دن اس کے قائل کو نفع دے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں جس نے آپ کو مالک بنایا اور مکمل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب جنہیں اللہ تعالیٰ نے بزرگی بخشی اور جمال عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے نبی جنہیں تمام مخلوق کی طرف بھیجا اور تمام نبیوں اور رسولوں پر فضیلت بخشی انہیں بزرگی دی ان کی تعظیم کی۔ انہیں جلالت و تعظیم کے ساتھ خاص فرمایا۔ پس آپ ﷺ پر، آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر افضل درود وسلام ہو۔

اما بعد!

پس یہ، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا پر درود وسلام

---

(۱) مخطوطہ (اَ) میں یہ الفاظ آئے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْقَدِیْمِ ، فِی الْقَدِیْمِ وَالْحَدِیْثِ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ ﷺ اَلْکَرِیْمِ الشَّفِیْعِ الْمُغِیْثِ ۔

میں چالیس حدیثیں ہیں اوراس چیز میں جو درود شریف کی برکت وفضیلت میں درود پڑھنے والے کی نیک بختی میں وارد ہوا، اس بات میں جو کثیر ثواب آیا ہے اس کے لئے جو اپنا چہرہ آپ کی طرف مبذول کر لےاوراس امر میں جو درود وسلام پڑھنے پر رات دن ہمیشگی کرے۔

اور بیشک اس بڑے باب (۱) میں کثیر علماء رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کتابیں لکھیں جن کی تعداد شمار نہیں ہوسکتی۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی اربعین میں ان علماء کی ایک جماعت (۲) کا ذکر کیا ہے 'اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو' جو اس باب میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے داخل ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

جس نے میری امت پر اس کے دینی امر سے چالیس حدیثیں حفظ کیں اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن فقہاء اور علماء کے گروہ میں اٹھائے گا۔

ایک روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ اسے فقیہ عالم اٹھائے گا۔

ایک روایت میں ہے: اور میں اس کے لئے قیامت کے دن شفاعت فرمانے والا اور گواہ ہوں گا۔

ایک روایت میں ہے: اسے علماء کی جماعت میں لکھا جائے گا اور شہیدوں کے گروہ

---

(۱) تالیف اور جمع اربعینات مراد لیتے ہیں یعنی چالیس حدیثیں۔

(۲) اور یہ ان کی "اربعین" کے مقدمہ میں ہے، فرمایا: (اس میں سب سے پہلے لکھنے والے جنہیں میں جانتا ہوں وہ عبداللہ بن مبارک ہیں پھر محمد بن اسلم الطّوسی ہیں......) اور دیگر نو افراد کا ذکر کیا۔ اس کی ایک بڑی تعداد کے لئے دیکھیں: سید محمد ابن جعفر الکتانی کا "الرسالہ المستطرفۃ" ص: ۱۰۴/۱۰۲

بعض مؤلفین نے اس باب میں بہت اقسام بنائی ہیں یہاں تک کہ اس میں تالیف کرنا شاندار اور مزے دار کام بن گیا۔ حالانکہ اس سے مقصود، سنن عملیہ تطبیقیہ کے مجموعہ کو جمع کرنا تھا۔

میں اس کا حشر ہوگا۔

اور ایک روایت میں ہے: اسے کہا جائے گا تو جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہے داخل ہو جا۔(۱)

محدثین ﷺ نے فرمایا: یہاں حفظ کا معنی ہے کہ وہ احادیث کو مسلمانوں کی طرف منتقل کرے اگرچہ وہ انہیں یاد نہ ہوں اور نہ ان کا معنی پہچانتا ہو۔ یہ اس کے معنی کی حقیقت ہے۔ اس سے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی مسلمانوں کو نفع ہوگا۔ پس مسلمانوں کا نفع طلب کرنے کے لئے بعض علماء نے اصول میں احادیث کو جمع کیا، بعض نے فروع میں جمع کیا، بعض نے جہاد میں، بعض نے زہد میں، بعض نے ادب میں، بعض نے خطبوں میں اور بعض نے قواعد دین میں۔ ان میں سے ہر ایک کا ایک جلیل مقصد اور غرض ہے جس پر وہ اچھی تعریف کا مستحق ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان سے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے ہمیں نفع عطا فرمائے۔

بیشک میں نے ان کے زیادہ اجزاء، خیر الانام ﷺ پر صلاۃ وسلام میں دیکھے اس لئے کہ یہ بہت عظیم ہدیہ ہے جو بندہ پیش کرتا ہے اور بہت بزرگ خزانہ ہے جو گنہگار آنے والی کل

---

(۱) اس کے الفاظ اور تخریجات الشیخ الحافظ احمد بن صدیق الغماری رحمہ اللہ کے لکھے ہوئے جزء "ارشاد المربعين الى طرق حديث الاربعين" میں دیکھ سکتے ہیں، یہ جزء مصر میں سنة ١٣٥٤ میں طبع ہوا۔ اس کے ساتھ ان کے دو مزید رسالے ہیں۔

اور حدیث، تعدد طرق اور کثرت طرق پر ضعف کے ساتھ معروف ہے، مگر امام ابن عساکر کی کتاب "الاربعين البلدانية" ص: ٤٤ میں ان کا کلام اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ تعدد طرق کے ساتھ حدیث کی تقویت کی طرف میلان رکھتے ہیں۔ اور اسی کے ساتھ شیخ الغماری نے اپنے جزء کا اختتام کیا ہے گویا ان کا بھی اسی طرف رجحان ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

کے لئے ذخیرہ کرتا ہے۔ پس میں نے اجر وثواب کے حصول میں رغبت رکھتے ہوئے اس باب میں مشہور کتب سے انہیں جمع کیا۔ میں نے ان احادیث کی سندیں حذف کر دی ہیں تا کہ انہیں یاد کرنا اور محفوظ رکھنا آسان ہو۔ میں نے ان احادیث کو ایسے اچھے طریقے پر ترتیب دیا ہے جو ان کے فضل کی مختلف قسموں پر دلالت کرتا ہے۔ مشکل الفاظ کی تفسیر کر دی ہے تا کہ حفظ کرنے والوں پر امر واضح ہو جائے۔ اور میں نے ان احادیث کو ابواب میں تقسیم کر دیا پس یہ احادیث جنت کے دروازوں (یعنی آٹھ) کی تعداد میں آئی ہیں۔ سب تعریفیں اور احسان اللہ ہی کے لئے ہے۔

پہلا باب:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے والے کے دوگنا اجر میں

دوسرا باب:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت میں

تیسرا باب:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے میں

چوتھا باب:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کے ساتھ آپ کا وسیلہ طلب کرنے میں

پانچواں باب:

سیدنا رسول اللہ ﷺ کی طرف درود پہنچانے میں

چھٹا باب:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کے وجوب میں

ساتواں باب:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کی کیفیت میں

آٹھواں باب:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجنے میں

پس یہ تمام ابواب ہیں جو طلاب پر قریب الماخذ ہیں اور میں نے ہر باب میں اربعین سے پانچ احادیث لکھی ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرتا ہوں اور اسی سے مدد چاہتا ہوں۔ میں نے اس کا نام اَلْخیرُ الْکَثِیرُ فِی الصَّلَاۃِ وَالسَّلَامِ عَلَی الْبَشِیرِ النَّذِیرِ رکھا۔

اخلاص اور قبول میں، اس کی نعمتوں کی وسعتوں میں، اس کی وسیع رحمت میں، اس کے عام اور کامل فضل اور اس کی بڑی اور عظیم عطا میں اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کرتا ہوں بیشک وہ ہمیں کافی ہے اور بہترین کارساز۔

الباب الاول:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے والے کے دوگنا اجر میں

الحدیث الاول: (۱)

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّی عَلَیَّ مَرَّةً وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. (۱)

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔

اسے مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے

الحدیث الثانی: (۲)

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ ، فَقُلْنَا : اِنَّا لَنَرَى الْبِشْرَ فِيْ وَجْهِكَ ! فَقَالَ : " اِنَّهٗ اَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ : أَمَا يُرْضِيْكَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَحَدًا اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ، وَلَا

---

(۱) مسلم ۱ :۳۰۶ (۴۰۸) ، ابو داؤد ۲ :۱۸۴ (۱۵۳۰) ، النسائی ۱ :۳۸۴ (۱۲۱۹)، الترمذی ۲ :۳۵۰ (۴۸۵) اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسند احمد ۲ :۳۷۲،۳۷۵ ، الدارمی ۲ :۴۰۸ (۲۷۷۲) ، الادب المفرد للبخاری ۲۲۴ (۶۴۵) ، فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ اسماعیل القاضی ۶ (۸،۹)

الصلاۃ علی النبی ﷺ لابن ابی عاصم ۴۳ (۵۳،۵۴) ابو یعلی ۶ :۷۳ (۶۴۶۴) ، ابن حبان ۳ :۱۸۷ (۹۰۶) الشعب للبیہقی ۴ :۱۸۹ (۱۴۵۴)

يُسَلِّمُ عَلَيْکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا" (١)

ایک دن رسول اللہ ﷺ اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کے مبارک چہرے پر خوشی کے اثرات نمایاں تھے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ بیشک ہم آپ کے چہرہ انور پر خوشی کے اثرات دیکھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرے پاس فرشتہ آیا اور کہا: اے محمد (ﷺ) بیشک آپ کا رب اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کہ کیا آپ اس بات سے راضی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس بار رحمت بھیجے گا جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا اور جو ایک بار سلام بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ سلام بھیجے گا۔ (١)

اسے امام نسائی نے روایت کیا اور لفظ آپ ہی کے ہیں۔ اس حدیث کے رجال ثقہ اور مشہور ہیں۔ اسے ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں، امام احمد نے اپنی "مسند" میں، بیہقی نے "شعب الایمان" میں اور حاکم نے "مستدرک" میں روایت کیا اور فرمایا: صحیح الاسناد ہے۔

---

(١) نسائی ١: ٣٨٠ (١٢٠٦)، ٦: ٢١ (٩٨٨٨)، ابن حبان ٣: ١٩٦ (٩١٥) احمد ٤: ٢٩ الشعب للبیهقی ٤: ١٩٤ (١٤٦٠)، المستدرك للحاكم ٢: ٤٢٠ اور کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور ذہبی نے ان کی موافقت کی۔

الزهد لابن المبارك ٣٦٤ (١٠٢٧) ابن ابی شيبه ٢: ٥١٦، ١١: ٥٠٥ (١١٨٣٧)، الدارمی ٢: ٤٠٨ (٢٧٧٣) اسماعيل القاضی ٣ (٢) ابن ابی عاصم ٣٢ (٣٢) الطبرانی فی الكبير ٥: ١٠٢ (٤٧٢٤) دوسری روایت میں فرشتہ کا نام حضرت جبریل علیہ السلام درج ہے۔

سليمان مولی الحسن، ابن حبان نے انہیں ثقہ کہا ہے ٦: ٣٨٥۔ اور ان کی حدیث اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔ حاکم نے بھی ان کی تصحیح کی اور ذہبی نے ان کی موافقت کی۔ جیسا کی آپ نے دیکھا، پس وہ مجہول نہیں ہیں۔ اور ابن حبان کی "ثقات" دیکھیں۔

اور ابن حبان کی ایک روایت میں ہے۔ 'پس میں نے کہا: کیوں نہیں اے میرے رب' (میں راضی ہوں)۔

الحدیث الثالث: (۳)

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا صَلَّى عَلَيَّ عَبْدٌ مِنْ أُمَّتِي صَلَاةً صَادِقًا بِهَا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ إِلَّا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ ، وَ كَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ ، وَ رَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ ، وَ مَحَا عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ . (۱)

جب میری امت سے کوئی بندہ صدق دل سے مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے، اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے، دس درجے بلند فرماتا ہے اور دس گناہ مٹاتا ہے۔ ایک اور حدیث کے لفظ ہیں:

"مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ "الی آخر الحدیث

---

(۱) اسے ابن ابی عاصم ۳۷ (۴۲) ، اورنسائی نے "عمل الیوم واللیلة" میں روایت کیا۔ ۶:۲۲ (۹۸۹۳) ان کے نزدیک اس حدیث کا اس سے پہلے ایک شاہد ہے حضرت سعید بن عمیر الانصاری رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ۶:۲۲ (۹۸۹۲)

اور اسے بزار نے "کشف الاستار" ۴:۴۶ (۳۱۶۰) میں روایت کیا۔ اور ہیثمی نے فرمایا: ۱۰:۱۶۲ ، اسے بزار نے روایت کیا اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ اور اسے طبرانی نے روایت کیا ۲۲:۱۹۵ (۵۱۳) مگر انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے مَا صَلَّى عَلَيَّ عَبْدٌ مِنْ أُمَّتِي صَلَاةً صَادِقًا بِهَا مِنْ قَلْبِ نَفْسِهِ . اور ان الفاظ کا اضافہ کیا۔ وَ كَتَبَ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ۔

اور مزی نے "تہذیب الکمال" ۱۱:۲۷ میں روایت کیا۔ اور سخاوی نے "القول البدیع" ص : ۶۰ پر ذکر کیا اور فرمایا: اسے اسحاق بن راہویہ اور بزار نے ایسی سند کے ساتھ روایت کیا جس کے رجال ثقہ ہیں

جس نے مجھ پر اپنے دل سے اخلاص کے ساتھ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرمائے گا۔ حدیث کے آخر تک۔

اسے نسائی نے اپنی ''سنن'' میں ''الیوم واللیلۃ'' میں اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا۔

الحدیث الرابع: (٤)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ، وَ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا . (١)

جب تم اذان سنو تو جو کچھ موذن کہے تم بھی کہو اور مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا۔

اسے مسلم اور نسائی نے روایت کیا۔

---

(١) اسے مسلم نے ١:٢٨٨ (٣٨٤) میں اور نسائی نے ١:٥١٠ (١٦٤٢)، ٦:١٦ (٩٨٧٣) میں روایت کیا۔ احمد نے ٢:١٦٨، ابو داود ١:٣٥٩ (٥٢٣) اور ترمذی نے ٥:٥٤٧ (٣٦١٤) میں روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نسائی نے ١:٥١٠ (١٦٤٢)، ٦:١٦ (٩٨٧٣) میں، بیہقی نے "سنن کبری" ١:٤٠٩ میں، بغوی نے "شرح السنة" ٢:٢٨٤ (٤٢١) میں روایت کیا اور یہ "القول البدیع" ص :١٦٨، ٢٧٠ پر ہے۔

اور مؤلف کا قول و فی روایة : "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ......" سے وہم ہوتا ہے کہ یہ روایت پہلی روایت کی تابع ہے حالانکہ اس طرح نہیں ہے، دوسری روایت کے الفاظ کا پہلی روایت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ ساتویں حدیث کے معنی میں مستقل حدیث ہے۔ پس اس کی تخریج وہیں دیکھی جائے۔

اور ایک روایت میں ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلاۃً صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلٰئِکَةُ مَا دَامَ یُصَلِّیْ ، فَلْیُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذٰلِکَ اَوْ لِیُکْثِرْ.

جب کوئی مسلمان بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو درود بھیجنے کی مدت تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں پس اب بندہ اس میں کمی کرے یا زیادتی (یہ اس کی مرضی ہے)

اسے ابن ماجہ اور سعید بن منصور نے روایت کیا۔

الحديث الخامس: (٥)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو طویل سجدہ کرتے دیکھا۔ پس جب آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا تو میں نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ جِبْرِیْلَ علیہ السلام لَقِیَنِیْ فَقَالَ : اِنَّ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ ، وَ مَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ . قَالَ: وَ اَحْسَبُهُ قال :"عَشْرًا" قَالَ: فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ شُکْرًا. (١)

---

(١) اسے ابن ابی عاصم نے ۳۹:(٤٥) اور اسماعیل القاضی نے ٦ (١٠) ، ٥ (٧) پر مختصر روایت کیا۔

اسے ابن ابی شیبہ نے ١١:٥٠٦ (١١٨٣٨) میں، احمد نے ١:١٩١ ، ابویعلی نے ٢:١٥٨ (٨٤٧) ١٦٤ (٨٥٨) میں روایت کیا۔ حاکم نے ١:٥٥٠ میں روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔ ذہبی نے ان کی موافقت کی۔

بیہقی نے "الشعب" ٤:١٩٢ (١٤٥٦) میں ذکر کیا۔ ہیثمی نے "مجمع الزوائد" ٢:٢٨٧ میں ذکر کیا اور اسے امام احمد کی طرف منسوب کیا اور فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔ اور سخاوی نے "القول البدیع" ص :١٥٦ میں ذکر کیا۔

بیشک جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے ملاقات کی اور کہا: بیشک جس نے آپ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرمائے گا اور جس نے آپ پر سلام بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر سلام بھیجے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا دس بار۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں اللہ عزوجل کے لئے سجدہ شکر بجالایا۔

اسے ابن ابی عاصم اور اسمعیل قاضی نے روایت کیا اور [و احسبہ قال: ''عشرا''] کے الفاظ نہیں کہے اور اس کی اسناد جید ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

الباب الثانی:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت، شرف اور عظمت میں

الحدیث السادس: (٦)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ دُعَاءٍ اِلَّا بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ السَّمَاءِ حِجَابٌ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاِذَا صُلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ اِنْخَرَقَ الْحِجَابُ وَاسْتُجِیْبَ الدُّعَاءُ وَ اِذَا لَمْ یُصَلَّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ لَمْ یَسْتَجِبِ اللّٰهُ الدُّعَاءَ. (١)

---

(١) اس حدیث کو بیہقی نے "الشعب" ٤:٢٠٧(١٤٧٥) میں اور ابو القاسم تیمی نے "الترغیب و الترھیب" ٢:٣٢٢(١٦٧٧) میں مرفوعاً روایت کیا۔

اسے طبرانی نے "الاوسط" ١:٤٠٨ (٧٢٥) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر موقوفاً روایت کیا۔ اور اس کے متعلق ہیثمی نے "المجمع" ١٠:١٦٠ میں فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

دیکھیں "القول البدیع" ص:٣١٨ اور اس کا مابعد۔

حافظ رشید الدین امام 'الرشید العطار' کے نام سے معروف ہیں، ابو الحسین یحی بن علی القرشی الاموی، ان کے اصل نابلس سے ہیں اور ان کی ولادت ووفات قاہرہ میں ہوئی، (٥٨٤-٦٦٢ھ) اور آپ "غرر الفوائد المجموعة" کے مصنف ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (١٠)

"وسیلة الطالبین" کا صحیح پورا نام "وسیلة الراغبین و تحفة الطالبین فی الاحادیث الاربعین" ہے۔ جیسا کہ رشید عطار کی "غرر الفوائد المجموعة فی بیان ما وقع فی صحیح مسلم من الاحادیث المقطوعة" کے نسخہ مغربیہ کے مخطوطہ میں آیا ہے جس پر میرے سگے بھائی عبداللہ تحقیق کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انہوں نے وہاں یہ فائدہ دیا کہ کتاب "الوسیلہ" دو نئے جزوں میں ہے، اور دو کتابیں ایک مجموعہ میں ہیں۔

ہر دعا اور آسمان کے درمیان ایک پردہ ہوتا ہے یہاں تک کہ نبی (اکرم ﷺ) پر درود بھیجا جاتا ہے پس جب (سیدنا) محمد (ﷺ) پر درود بھیجا جاتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا قبول ہوتی ہے اور جب درود نہیں بھیجا جاتا تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول نہیں فرماتا۔

اسے حافظ رشید الدین نے "وسيلة الطالبين" میں روایت کیا۔

الحديث السابع: (٧)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا۔ آپ فرما رہے تھے:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلَيْهِ مَا صَلَّى عَلَيَّ، فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ لِيُكْثِرْ. (١)

---

(١) اسے احمد نے ٣:٤٤٥ میں، اور ابن ماجہ نے ١:٢٩٤ (٩٠٧) پر روایت کیا۔ بوصیری نے "مصباح الزجاجة" ١:١٨٢ (٣٣٣) میں فرمایا: اس کی اسناد ضعیف ہے۔ کیونکہ عاصم بن عبید اللہ کے متعلق بخاری وغیرہ نے فرمایا: وہ منکر الحدیث ہے۔

اسے ابن المبارک نے "الزهد" ٣٦٣ (١٠٢٦) میں، طیالسی نے ١٥٦ (١١٤٢) میں، عبد الرزاق نے ٢:٢١٥ (٣١١٥) میں اس کے قریبی الفاظ سے روایت کیا۔ ابن ابی شیبہ نے ٢:٥١٦، ١١:٥٠٧ (١١٨٤٠) میں، عبد بن حمید نے ١٣٠ (٣١٧) میں، اسماعیل القاضی نے ٥ (٦) میں، ابن ابی عاصم نے ٣٤ (٣٦) میں، بزار نے "كشف الاستار" ٤:٤٦ (٣١٦١) میں اس کی مثل روایت درج کی۔ ہیثمی نے اسی عاصم کے سبب اسے ضعیف کہا ١٠:١٦١، ابو یعلیٰ ٣:١٥٤ (٧١٩٦)، بیہقی نے "الشعب" ٤:١٩٢ (١٤٥٧) میں، بغوی نے "مسند ابن الجعد" ١٣٦: (٨٦٩) میں، ابن عدی نے "الكامل" ٢:٥٠٠ (١٩) میں اور ابو نعیم نے "الحلية" ١:١٨٠ میں اسے روایت کیا۔

اور حدیث کا مدار عاصم بن عبد اللہ پر ہے اور وہ ضعیف ہے لیکن تو "الترغيب والترهيب" ٢: ٥٠٠ (١٩) اور "القول البديع" ص: ١٦٩ میں اس پر کلام دیکھو

جب کوئی مسلمان بندہ مجھ پر درود بھیجتا ہے تو درود بھیجنے کی مدت تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں پس اب بندہ اس میں کمی کرے یا زیادتی (یہ اس کی مرضی ہے)

اسے امام احمد نے اپنی ''مسند'' اور ابن ماجہ نے اپنی ''سنن'' میں روایت کیا۔

الحديث الثامن: (٨)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا:

كُنتُ أُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ ﷺ وَ ابُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ تَعَالٰى ، ثُمَّ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : سَلْ تُعْطَهُ. (١)

میں نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما وہاں تشریف فرما تھے۔ پس جب میں بیٹھا تو پہلے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں درود بھیجا پھر اپنے لئے دعا مانگی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔

اسے بیہقی نے روایت کیا۔ اور ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں روایت کیا اور فرمایا: حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث التاسع: (٩)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(١) اسے بیہقی نے "سنن" ٢:١٥٣ ، اور ترمذی نے ٢:٤٨٨ (٥٩٣) پر روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اسے طبرانی نے "الکبیر" ٩:٦٧ - ٧١ (٨٤١٣، ٨٤١٤، ٨٤١٦، ٨٤٢٠، ٨٤٢٢) پر روایت کیا۔

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلَسًا لَا يُصَلُّوْنَ عَلَيَّ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً وَ اِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ ، لِمَا يَرَوْنَ مِنَ الثَّوَابِ . (١)

جب کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور مجھ پر درود نہ پڑھے تو ان پر حسرت کا سبب ہو گی۔ اگر چہ وہ دوسری نیکیوں کے ثواب کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں۔

اسے بیہقی نے ''شُعب الایمان'' میں روایت کیا، اس کی اسناد صحیح ہے۔

اور ایک روایت میں ہے:

مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلَسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ وَ لَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً ، فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ ، وَ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ .

---

(١) اللفظ الاول: اسے بیہقی نے "الشعب" ٤:٢٠٣ (١٤٧٠) پر روایت کیا اور سخاوی نے ص:٢٢١ پر فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور اسے نسائی نے ٦:١٠٨ (١٠٢٤٣) پر مرفوعاً اور اسماعیل القاضی نے ٢٢ (٥٥) پر حضرت ابو سعید سے موقوفاً روایت کیا اور مرفوع کے حکم میں ہے۔

اللفظ الثانی: یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے۔ اسے ترمذی نے ٥:٤٣٠ (٣٣٨٠) پر روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے ابن المبارک نے "الزھد" ٣٤٢ (٩٦٢) پر احمد نے ٢:٤٤٦، ٤٥٣، ٤٨١، ٤٨٤ پر اسماعیل القاضی نے ٢٢ (٥٤) پر، ابن السنی نے "عمل الیوم اللیلة" (٤٤٩) پر حاکم نے ١:٤٩٦ پر روایت کیا، اور فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن بخاری و مسلم نے اسے روایت نہیں کیا۔

اور صالح ساقط نہیں ہے۔ ذہبی نے "تلخیص" میں کہا: ''صالح ضعیف ہے''۔ اور تو أمہ کا مولی صالح فی نفسہ ثقہ ہے لیکن انہیں اختلاط ہو گیا تھا اور یہاں ان سے روایت کرنے والے عمارہ بن غزیہ ہیں، اور یہ ان لوگوں سے ہیں جنہوں نے ان سے اختلاط سے پہلے روایت لی جیسا کہ اس پر ابن الکیال نے "الکواکب النیرات" ص:٢٦٣ پر کلام وارد کیا۔ پس حدیث صحیح ہے جیسا کہ حاکم اور بیہقی نے "السنن" ٣:٢١٠ پر کہا۔ اور دیکھیں "غریب" ص:٧٥

جب کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں تو اس قوم پر حسرت ہوگی۔ پس اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں بخش دے۔

اسے ترمذی نے اپنی ''جامع '' میں روایت کیا۔

الحديث العاشر: (١٠)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَتَلَاقِيَانِ فَيُصَافِحُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَ يُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ اِلَّا لَمْ يَبْرَحَا حَتّٰى تُغْفَرَ ذُنُوْبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَ مَا تَاَخَّرَ . (١)

جب بھی دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں اور ان میں ایک اپنے ساتھی سے مصافحہ کرتا ہے اور دونوں نبی (اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں تو ابھی وہ جدا نہیں ہوتے کہ ان کے اگلے اور

(١) دونوں لفظ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں اور ان دونوں کا مدار دُرُست بن حمزہ پر ہے۔

پس اَللَّفْظُ الْاَوَّل: اسے ابن حبان نے "الضعفاء" ١: ٢٩٣ پر روایت کیا۔

اور اَللَّفْظُ الثَّانِي: اسے بخاری نے "التاريخ الكبير" ٣: ٢٥٢ (٨٧١) پر روایت کیا۔

دونوں دُرُست بن حمزہ کے ترجمہ میں ہیں۔ اور ابویعلی نے ٥: ٣٣٤ (٢٩٦٠) پر، ابن السنی نے "عمل اليوم والليلة" ١٦٠ (١٩٤) پر، ابن عدی نے "الكامل" ٣: ٩٦٩ پر اور ذہبی نے "الميزان" ٢: ٢٦ پر روایت کیا۔ نیز دونوں درست کے ترجمہ میں ہیں۔ سخاوی نے "القول البديع" ص: ٣٤٤ پر اسے ذکر کیا اور فرمایا: بہت ضعیف ہے۔

اور کتاب "القربة" وہ ہے "**اَلْقُرْبَةُ اِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، بِالصَّلَاةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ، وَالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ، وَ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ**"

پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

اسے ابن بشکوال صاحب ''القربہ'' نے روایت کیا۔

اور ایک روایت میں ہے:

مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَیَتَصَافَحَانِ وَ یُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ اِلَّا لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی تُغْفَرَ ذُنُوْبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھَا وَ مَا تَأَخَّرَ.

اللہ جل جلالہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے دو بندوں سے جب ایک دوسرے کا استقبال کرتا ہے پس وہ دونوں مصافحہ کرتے ہیں اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

اسے حافظ رشید الدین رحمہ اللہ تعالی نے ذکر کیا۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

الباب الثالث:

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے میں

الحدیث الحادی عشر: (۱۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے آپ کے نبی ﷺ سے سنا۔آپ فرمارہے تھے:

اَکْثِرُوا الصَّلاۃَ علٰی نَبِیِّکُمْ فِی اللَّیْلَۃِ الْغَرَّاءِ وَالْیَوْمِ الْاَزْھَرِ: لَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ، وَیَوْمِ الْجُمُعَۃِ. (۱)

اپنے نبی پر جمعہ کی خوبصورت رات اور جمعہ کے روشن دن میں کثرت سے درود بھیجو۔

اسے بیہقی نے روایت کیا۔

---

(۱) مؤلف نے بیہقی کی طرف نسبت کو مطلق رکھا اسی طرح سخاوی نے "القول البدیع" ص ۲۸۳ میں ذکر کیا اور دونوں نے بیہقی کی کسی کتاب کو معین نہیں کیا۔اور یہ حدیث "الشعب" ۶:۲۸۶ (۲۷۷۲) میں ہے۔اور اس میں عمرو بن شمر ہے، اور وہ متروک متہم ہے۔اس کی طرف "معرفۃ السنن الآثار" ۴:۴۲۰ میں اپنے اس قول کے ساتھ اشارہ کیا: وَ اَمَّا الصَّلاۃُ فِی اللَّیْلَۃِ الْغَرَّاءِ وَالْیَوْمِ الْاَزْھَرِ، کہ یہ حدیث ہمیں ضعیف سند کے ساتھ مرفوعاً پہنچی۔واللہ اعلم۔

اور احادیث اس معنی میں کثیر ہیں ان میں سے بعض بعض کو تقویت دیتی ہیں۔ان احادیث کو "القول البدیع" ص ۲۳۵،۲۸۳ پر دیکھیں۔اور علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب " نُورُ اللُّمْعَۃِ فِیْ خَصَائِصِ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ" دیکھیں۔

الحدیث الثانی عشر: (١٢)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ فِی اللَّیْلَۃِ الزَّھْرَاءِ وَالْیَوْمِ الْاَغَرِّ، فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ فَأَدْعُوْ لَکُمْ وَ اَسْتَغْفِرُ. (١)

مجھ پر خوبصورت رات اور روشن دن میں کثرت سے درود بھیجو بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے پس میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں اور بخشش چاہتا ہوں۔

''اللیلۃ الزھراء'' جمعہ کی رات اور ''یوم الاغر'' جمعہ کا دن ہے۔

اسے ابن بشکوال نے روایت کیا۔

الحدیث الثالث عشر: (١٣)

حضرت حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَجْعَلُ ثُلُثَ صَلَاتِیْ عَلَیْکَ؟ قَالَ: ''نَعَمْ اِنْ شِئْتَ'' قَالَ: فَالثُّلُثَیْنِ؟ قَالَ: ''نَعَمْ'' قَالَ: فَصَلَاتِیْ کُلَّھَا؟ قَالَ ﷺ ''اِذًا یَکْفِیْکَ اللّٰہُ

---

(١) ''فی القربۃ الی رب العالمین'' ١٤/ب اور یہ مجموعہ کے ضمن میں ہے اور لفظ وہ ہیں جو میں نے ثابت کئے ہیں۔ اور مؤلف نے دونوں جگہ ''الغراء'' کا لفظ ثابت کیا ہے۔

سخاوی نے اسے ''القول البدیع'' ص ٢٣٤ میں ذکر کیا، اس کی نسبت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ابن بشکوال کی طرف کی اور اس کی سند کو ضعیف قرار دیا۔

امام سخاوی نے کچھ شواہد کی طرف اشارہ کیا ہے جنہیں آپ عجلونی کی ''کشف الخفا'' ١٦٦:١ میں دیکھ سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک وہ شاہد ہے جسے طبرانی نے ''الاوسط'' ١٨٢:١ (٢٤٣) میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور ہیثمی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

دیکھیں ''غریب'' ص:٧٥

مَا اَهَمَّکَ مِنْ اَمْرِ دُنْیَاکَ وَ آخِرَتِکَ". (۱)

یارسول اللہ (ﷺ)! میں اپنے ورد کا تہائی حصہ آپ پر درود پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تو چاہے۔ اس نے عرض کیا پس دو تہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے عرض کیا: پورا وقت ہی آپ پر درود پڑھتا رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تب تجھے اللہ تعالیٰ کافی ہوگا جو اس نے تیرے لئے تیری دنیا اور تیری آخرت کے معاملہ میں ارادہ اور فیصلہ فرمایا۔

اسے طبرانی نے اپنی ''معجم کبیر'' میں روایت کیا۔

الحدیث الرابع عشر: (۱۴)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَکْثِرُوا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِی کُلِّ یَوْمِ جُمُعَةٍ، فَمَنْ کَانَ اَکْثَرَکُمْ عَلَیَّ صَلَاةً کَانَ اَقْرَبَکُمْ مِنِّی مَنْزِلَةً. (۲)

---

(۱) اسے طبرانی نے "الکبیر" ۴: ۳۵ (۳۵۷۴) میں روایت کیا۔ منذری نے اسے ۲: ۵۰۱ پر اور ہیثمی نے "المجمع" ۲: ۱۶۰ پر حسن کہا۔

اسے ابن ابی عاصم نے ۴۷ (۶۰) پر، بیہقی نے "الشعب" ۴: ۲۱۰ (۱۴۷۸) پر محمد بن یحیی بن حبان سے مرسلاً روایت کیا اور کہا: یہ مرسل جید ہے اور یہ اس کی شاہد ہے جو پہلے گزری۔ سخاوی نے ص ۱۷۶ پر یہ فائدہ ذکر کیا کہ منذری اور ہیثمی کا حسن کہنا اس روایت کے شواہد کے لئے ہے۔

ان شواہد سے یعقوب بن سفیان کی "المعرفة و التاریخ" ۱: ۳۸۹ پر ایک روایت ہے۔

ان شواہد سے ایک وہ روایت ہے جسے ترمذی نے حضرت ابی بن کعب کی طویل حدیث سے ۴: ۵۴۹ (۲۴۵۷) پر روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس کی تخریج ''القول البدیع'' ص ۱۷۵ پر دیکھیں۔ اس روایت کے لفظ ہیں: اِذًا تُکْفِیْ هَمُّکَ، وَ یَغْفِرُ ذَنْبُکَ.

(۲) حدیث چودہ (۱۴) کی تخریج اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ پس تم میں سے جس نے مجھ پر کثرت سے درود بھیجا وہ مرتبہ میں میرے زیادہ قریب ہوگا۔

اسے بیہقی اور ایک جماعت نے روایت کیا۔ اس کی اسناد جید اور اس کے رجال ثقہ ہیں

الحديث الخامس عشر: (۱۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَوْلَى النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلاۃً .(۱)

قیامت کے دن وہ شخص میرے زیادہ قریب ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا رہا

اسے ابو عیسی ترمذی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا۔

اسے بیہقی نے اپنی "سنن" ۲۴۹:۳ پر روایت کیا۔ اسے منذری نے "الترغیب والترہیب" ۵۰۳:۲ (۲۶) پر ذکر کیا اور فرمایا: اسے بیہقی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا مگر یہ کہ مکحول نے ابو امامہ سے نہیں سنا۔ سخاوی نے اسے "القول البدیع" ص ۲۳۳ پر ذکر کر کے اسے حسن کہا اور فرمایا: طبرانی کی "مسند الشامیین" میں تصریح ہے کہ مکحول نے ابو امامہ سے سنا ہے۔ حافظ نے "فتح الباری" ۱۶۷:۱۱ (۶۳۵۸) پر ہے اس سند میں کوئی حرج نہیں۔ اور ابن القیم کی "جلاء الافہام" ص ۷۲ اور اگلے صفحات پر اس کے شواہد دیکھیں۔

(۲) اسے ترمذی نے ۳۵۴:۲ (۴۸۴) پر روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اسے ابن ابی عاصم نے ۲۷ (۲۴) پر روایت کیا۔ ابن ابی شیبہ نے ۵۰۵:۱۱ (۱۱۸۳۶) پر، بخاری نے "التاریخ الکبیر" ۱۷۷:۵ (۵۵۹) پر، ابو یعلی نے "۴۲۷: (۵۰۱۱) پر، ابن حبان نے ۱۹۲:۳ (۹۱۱) پر، طبرانی نے "الکبیر" ۲۱:۱۰ (۹۸۰۰) پر، بیہقی نے "الشعب الایمان" ۱۹۶:۴ (۱۴۶۲) پر، خطیب نے "الجامع" ۱۰۳:۲ (۱۳۰۵) پر روایت کیا۔

ترمذی کے طریق پر اسے بغوی نے "شرح السنۃ" ۱۹۶:۳ (۶۸۶) پر روایت کیا۔

الباب الرابع

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کے ساتھ آپ سے طلب وسیلہ میں

الحدیث السادس عشر: (١٦)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ تَعَالٰى لِيَ الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ. (١)

جب تم اذان سنو تو جو کچھ موذن کہے تم بھی وہ کہو پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرمائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو پس بیشک وسیلہ جنت کا درجہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں سے ایک بندہ کے لئے ہی لائق ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا پس جو شخص میرے لئے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔

اسے مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں روایت کیا۔

اور ایک روایت میں ہے:

إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ فَقُولُوا كَمَا يَقُولُ، وَ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ لَيْسَ

---

(١) حدیث نمبر سولہ (١٦) کی تخریج حدیث نمبر چار (٤) کے تحت گزر چکی ہے۔

اَحدٌ یُصلِّی عَلَیَّ صَلاۃً اِلاَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا ، وَ سَلُوا لِیَ الْوَسِیْلَۃ ، فَاِنَّ الْوَسِیْلَۃَ مَنْزِلٌ فِی الْجَنَّۃِ ، لا یَنْبَغِیْ اَنْ تَکُوْنَ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِاللّٰہِ ، وَ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ ھُوَ ، وَ مَنْ سَاَلَھَا لِیْ حَلَّتْ عَلَیْہِ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ .

جب تم اذان سنوتو جو کچھ موذن کہے تم بھی وہ کہواور مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جوشخص مجھ پرایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے۔اور میرے لئے وسیلہ طلب کرو، پس بیشک وسیلہ جنت میں ایک منزل ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک خاص بندہ کے لئے ہی لائق ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا پس جوشخص میرے لئے وسیلہ طلب کرے گا اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوجائے گی۔

اسے حافظ رشید الدین نے ذکر کیا اور کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحدیث السابع عشر : (۱۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ اَوْ سَاَلَ اللّٰہَ تَعَالٰی لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَقَّتْ عَلَیْہِ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ . (۱)

جس نے مجھ پر درود بھیجا یا اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کیا قیامت کے دن اس پر میری شفاعت لازم ہوگئی۔

---

(۱) اسماعیل القاضی ۲۰ (۵۰) اوراس میں عمر بن علی المقدّمی ہے اوروہ اپنے ثقہ ہونے کے باوجود مدلس تھااور کبھی عنعنہ کرتا تھا۔

میں کہتا ہوں: اس کے مشابہ وہ روایت ہے جسے امام احمد نے ۲:۱۶۸ پر، مسلم نے ۱:۲۸۸(۳۸٤) پر، ابوداؤد نے ۱:۵۲۳ (۳۵۹) پراور نسائی نے ۱:۵۱۰(۱٦٤۲) پر روایت کیا۔اور سب کے نزدیک یہ مطول ہے۔

اسے اسماعیل قاضی نے روایت کیا اور اس کی اسناد کے رجال ثقہ ہیں۔

الحدیث الثامن عشر : (۱۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُولُ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ فَيُكَبِّرُ وَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَ يَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ ، وَاجْعَلْ فِي الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهُ ، وَ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ ، وَ فِي الْمُقَرَّبِيْنَ ذِكْرَهُ ، اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . (۱)

جب کوئی مسلمان نماز کی اذان سنتا ہے پس تکبیر کہتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ پھر کہتا ہے اے اللہ تو محمد (ﷺ) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور اعلین (ملاء اعلیٰ) میں ان کا درجہ بنا، مصطفین میں ان کی محبت اور مقربین میں ان کا ذکر کر، تو قیامت کے دن اس کے لئے شفاعت واجب ہوگی۔

اسے حافظ عبدالغنی نے طبرانی تک اپنی سند کے ساتھ روایت کیا۔ رحمۃ اللہ علیھما

الحدیث التاسع عشر : (۱۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهُ لَا يَسْاَلُهَا لِيْ مُسْلِمٌ اَوْ مُؤْمِنٌ اِلَّا كُنْتُ لَهُ

(۱) اسے طبرانی نے "الکبیر" ۱۰: ۱٤ (۹۷۹۰) پر روایت کیا اور ہیثمی نے "مجمع الزوائد" ۱: ۳۳۳ پر فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔ حافظ عبدالغنی کا ایک رسالہ ہے جس کا نام ہے "النصیحۃ فی

شَهِيدًا اَوْ شَفِيعًا. (۱)

اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو کیونکہ جب کوئی مسلمان یا مؤمن میرے لئے وسیلہ طلب کرتا ہے تو میں اس کے لئے گواہ یا شفیع ہوں گا۔

اسے اسماعیل قاضی نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔

الحديث العشرون: (۲۰)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِيْ. (۲)

جب کوئی اذان سنے اور کہے: اے اس دعوت تامہ اور صلاۃ قائمہ کے مالک! تو سیدنا محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود پر کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، تو میری شفاعت اس پر حلال ہوگئی۔

اسے بخاری، امام احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا اور کہا حدیث

---

(۱) اسے اسماعیل القاضی نے ۱۹ (۴۸) پر روایت کیا۔ اور ابن ابی شیبہ نے "المصنف" ۱۰:۵۳ (۹۶۳۹) پر روایت کیا اور یہ آپ کی "مسند" میں ہے جیسا کہ "المطالب العالية" ۱:۶۸ (۲۴۳) پر ہے۔ اور طبرانی نے "الاوسط" ۱:۳۷۰ (۶۳۷) پر ذکر کیا اور "مجمع الزوائد" ۱:۳۳۳ پر کہا: اس میں ولید بن عبدالملک الحرانی ہے اور ان کا ذکر ابن حبان نے "الثقات" میں کیا ہے اور فرمایا: جب ثقات سے روایت کرے تو مستقیم الحدیث ہے۔ اور ہیثمی نے کہا: یہ ان کی موسیٰ بن اعین سے روایت ہے اور وہ ثقہ ہے۔

(۲) اسے بخاری نے ۲:۹۴ (۶۱۴)، ۸:۳۹۹ (۴۷۱۹) پر، احمد نے ۳:۳۵۴ پر، ابوداؤد نے

حسن غریب ہے۔

ایک روایت میں ہے: حُقَّتْ عَلَیْهِ شَفَاعَتِیْ اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی

ایک روایت میں ہے:

اِنَّ الْوَسِیْلَةَ دَرَجَةٌ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰی لَیْسَ فَوْقَهَا دَرَجَةٌ ، فَسَلُوا اللّٰهَ تَعَالٰی اَنْ یُّؤْتِیَنِی الْوَسِیْلَةَ عَلٰی خَلْقِهٖ .

بیشک وسیلہ، اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک درجہ ہے جس کے اوپر کوئی درجہ نہیں۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ وہ مجھے اپنی مخلوق پر وسیلہ عطا فرمائے۔

اسے اسماعیل قاضی نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔

اور ایک روایت میں ہے:

صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلَاةَ عَلَیَّ زَکٰوةٌ لَّکُمْ ، وَ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ . قَالَ: فَاِمَّا حَدَّثَنَا وَ اِمَّا سَأَلْنَاهُ ، قَالَ: اَلْوَسِیْلَةُ اَعْلٰی دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ لَا یَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ ، وَ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ ذٰلِکَ الرَّجُلَ .

...... ۱:۳۶۲ (۵۲۹) پر، ترمذی نے ۱:۴۱۳ (۲۱۱) پر روایت کیا اور فرمایا: حدیث جابر، محمد بن منکدر کی حدیث کے مقابلے میں [صحیح] حسن غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ شعیب بن ابوحمزہ کے علاوہ کسی اور راوی نے اس کو روایت کیا ہو۔ ابن ماجہ نے ۱:۲۳۹ (۷۲۲) پر، اسماعیل القاضی نے ۲۰ (۴۹) پر، ابن خزیمہ نے ۱:۲۲۰ (۴۲۰) پر ابن السنی نے "عمل الیوم اللیلة" ۸۷ (۹۵) پر اور بیہقی نے ۱:۴۱۰ پر روایت کیا۔ آخری الفاظ جسے مصنف نے ذکر کیا اسے حارث بن ابو اسامہ نے ہیثمی کی زوائد سے ۲:۹۶۲ (۱۰۶۲) پر روایت کیا۔ ابن ابی شیبہ نے اپنی "مسند" میں روایت کیا جیسا کہ "القول البدیع" ص ۱۸۷ پر ہے۔ مناوی نے "التیسیر" ۲:۹۳ پر اسے حسن قرار دیا، اور یہ اسی طرح اپنے شواہد کے ساتھ ہے۔

مجھ پر درود بھیجو بیشک مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے زکوۃ ہے اور اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو۔ (راوی نے کہایا انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی یا ہم نے ان سے سوال کیا) فرمایا: وسیلہ جنت میں ایک بلند درجہ ہے جسے ایک شخص کے سوا کوئی حاصل نہ کر سکے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ مرد میں ہی ہوں گا۔

اسے حافظ ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن النمیری نے کتاب ''الاعلام''میں روایت کیا۔(۱)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا

---

(۱) بہر حال کتاب الاعلام وہ ''اَلْاِعْلَامُ بِفَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ'' ہے۔اس کا ایک خطی نسخہ حلب کے ''المکتبة الاحمدية'' میں ہے۔اس کے مؤلف ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن بن علی النمیری المالکی ہیں جو کہ متقن حفاظ سے ہیں۔ ۵۴۴ میں وفات پائی۔

ان کے حالات ابن فرحون نے ''اَلدِّيبَاجُ الْمُذْهَب'' ص ۳۱۴ پر اور ابن بشکوال نے ''الصلة'' (۱۲۹۹) پر بیان کئے ہیں۔ دیکھیں: ''غریب ص ۷۸''

الباب الخامس

سیدنا رسول اللہ ﷺ کی طرف درود پہنچانے میں

الحدیث الحادی والعشرون: (۲۱)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یَا عَمَّار بن یَاسِر! اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَعْطٰی مَلَکًا مِّنَ الْمَلٰئِکَۃِ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ . وَ فِیْ لَفْظٍ: اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ. وَ ھُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِلٰی یَوْمِ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ ، لَیْسَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ صَلَاۃً اِلَّا قَالَ: یَا اَحْمَدُ ! فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ. بِاسْمِہٖ وَ اِسْمِ اَبِیْہِ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ کَذَا وَ ضَمِنَ الرَّبُّ عَزَّ وَ جَلَّ اَنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ مِنْ اُمَّتِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا ، وَ اِنْ زَادَ زَادَ اللّٰہُ . (۱)

---

(۱) اسے بزار نے "کشف الاستار" ٤:٤٧ (٣١٦٢) پر روایت کیا۔ ہیثمی نے "مجمع الزوائد" ١٠:١٦٢ پر زائد روایت کیا، انہوں نے اس کی نسبت طبرانی کی طرف کی اور وہ مطبوع کی قسم میں نہیں ہے۔ اور نعیم بن ضمضم اور عمران بن حمیری کی وجہ سے اس روایت کو ضعیف کہا۔

اسے بخاری نے "التاریخ الکبیر" ٦:٤١٦ (٢٨٣١) پر ابن حمیری کے ترجمہ کے تحت روایت کیا۔ ابو عاصم نے ٤٢ (٥١) پر، تیمی نے "الترغیب والترھیب" ٢:٣١٩ (١٦٧١) پر روایت کیا۔ منذری نے "الترغیب والترھیب" ٢:٤٩٩ پر اسے ضعیف کہا۔ سخاوی کے کلام سے "القول البدیع" ص ١٦٥ پر ظاہر ہوتا ہے کہ حدیث مقارب ہے۔

بہر حال لفظ اخیر: پس اسے طبرانی نے "الکبیر" ٨:١٣٤ (٧٦١١) پر روایت کیا لیکن ابو امامہ باہلی کی حدیث سے اور مؤلف کا لفظ اس کا موہم ہے۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اے عمار بن یاسر! بیشک اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کو تمام مخلوق کے برابر سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں: ''تمام مخلوق کے نام بتائے ہیں''

اور وہ میری قبر پر قیامت کے دن تک کھڑا رہے گا۔ میری امت سے جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ فرشتہ (اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر) کہتا ہے: اے احمد ! فلاں بن فلاں آپ پر اس طرح درود پڑھ رہا ہے اور رب عز وجل نے ضمانت دی ہے کہ آپ کی امت سے جو شخص آپ پر درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اگر وہ شخص زیادہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر زیادہ رحمتیں بھیجے گا۔

اسے بزار نے اپنی ''مسند'' میں روایت کیا اور اسے ابن عساکر نے مختلف طرق سے روایت کیا۔

اور ایک روایت میں ہے:

اِنَّ اللّٰـهَ تَعَالٰی اَعْطَانِیْ مَلَكًا مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ یَقُوْمُ عَلٰی قَبْرِیْ اِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا یُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا قَالَ: فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ بِاسْمِهٖ وَ اِسْمِ اَبِیْهِ یُصَلِّیْ عَلَیْكَ فَیُصَلِّی اللّٰهُ عَلَیْهِ مَكَانَهَا عَشْرًا.

بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عطا فرمایا ہے جو میرے وصال پر میری قبر پر کھڑا ہوگا۔ پس جب کوئی شخص مجھ پر درود پڑھے گا تو یہ فرشتہ اس کا اور اس کے

صفحہ گذشتہ کا حاشیہ

ہیثمی نے ''المجمع'' ١٠:١٦٢ پر ان سے ذکر کیا: اس میں موسی بن عمیر قرشی اعمی ہے اور وہ بہت ضعیف ہے۔ اور سخاوی نے ''القول البدیع'' ص ١٦٧ پر فرمایا: ابو حاتم نے ان (موسی بن عمیر) کی تکذیب کی ہے۔ پس مصنف کا قول ''اس کی سند جید ہے'' صحیح نہیں ہے

باپ کا نام لے کر کہے گا کہ فلاں بن فلاں آپ پر درود پڑھتا ہے پس اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

اور ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ كَانَ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِهَا حَتّٰى يُبَلِّغَنِيهَا.

جس نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرماتا ہے۔ یہ ایک فرشتے کے سپرد کیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ اس درود شریف کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔

اسے طبرانی نے اپنی ''معجم کبیر'' میں روایت کیا اور اس کی سند جید ہے۔

الحديث الثاني والعشرون: (٢٢)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ اَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِي الدُّنْيَا، وَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ قَضَى اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ: سَبْعِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَةِ، وَ ثَلَاثِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا، ثُمَّ يُوَكِّلُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِذٰلِكَ مَلَكًا يُدْخِلُهُ فِيْ قَبْرِيْ كَمَا يُدْخِلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا، يُخْبِرُنِيْ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ بِاسْمِهٖ وَ نَسَبِهٖ اِلٰى عَشِيْرَتِهٖ، فَاُثْبِتُهٗ عِنْدِيْ فِيْ صَحِيْفَةٍ بَيْضَاءَ. (١)

---

(١) اسے بیہقی نے ''الشعب'' ٦:٢٨٧(٢٧٧٣) اور ''حياة الانبياء'' ٩٣:(١٣) پر روایت کیا، اور اس پر تعلیق دیکھیں۔

اور اسے ابوالقاسم تیمی نے ''الترغيب والترهيب'' ٢:٣٢٠(١٦٧٤) پر اور سخاوی نے ''القول البديع'' ص ٢٣٠ پر روایت کیا اور اسے ضعف کہا۔

بیشک قیامت کے دن ہر جگہ تم سے میرے زیادہ قریب وہی ہوگا جو دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجے گا۔ جو مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات سو بار درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا، ستر آخرت کی حاجتیں اور تیس دنیا کی حاجتیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس درود شریف کو ایک فرشتہ کے سپرد کرے گا جسے وہ میری قبر میں لائے گا جیسے تم پر تحائف اور ہدیے پیش کئے جاتے ہیں۔ فرشتہ اس شخص کا نام اور حسب ونسب بتا کر مجھے خبر دے گا کہ یہ درود شریف فلاں نے بھیجا ہے پس میں اسے ایک سفید روشن صحیفہ میں محفوظ رکھوں گا۔

اسے بیہقی نے اس جز میں ذکر کیا ہے جس جز میں حیات الانبیاء کا ذکر کیا ہے اور اسے بشکوال نے ذکر کیا۔

اسے ابوالیمن ابن عساکر نے روایت کیا اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ کئے:

اِنَّ عِلْمِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ کَعِلْمِیْ فِی الْحَیَاۃِ .

بیشک میرا علم میرے وصال کے بعد، زندگی میں میرے علم کی طرح ہے۔

الحدیث الثالث والعشرون: (۲۳)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَ لَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْرًا ، وَ لَا تَتَّخِذُوْا بَیْتِیْ عِیْدًا ، صَلُّوْا عَلَیَّ وَ سَلِّمُوْا فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ وَ سَلَامَکُمْ تَبْلُغُنِیْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ . (۱)

(۱) اسے اسماعیل القاضی نے روایت کیا ہے اور ان کی روایت پر کلام آئے گا، اور ضیاء المقدسی کی کتاب کی یہ قسم ابھی طبع نہیں ہوئی۔ اور ان دونوں کے علاوہ اس حدیث کو ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ پس یہ روایت حضرت علی بن ابو طالب اور ان کے بیٹے حضرت حسن اور ان کے پوتے حسن بن حسن رضی اللہ عنہم سے روایت کی گئی ہے۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ اور میرے گھر کو عید نہ بناؤ۔ مجھ پر صلاۃ وسلام پڑھو، تم جہاں کہیں بھی ہو بیشک تمہارا صلاۃ وسلام میرے پاس پہنچ جاتا ہے۔

اسے حافظ ضیاء الدین مقدسی نے مسنداً اور اسماعیل قاضی نے مرسلاً روایت کیا۔ اور شیخ تقی الدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی السبکی نے فرمایا: یہ حدیث ''سنن ابو داؤد'' میں سلام کے ذکر کے بغیر ہے، اور اس روایت میں لفظ سلام کی زیادتی ہے۔

الحديث الرابع والعشرون: (٢٤)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اُكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَىٰ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَلَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا، وَلَا

بہر حال حدیث علی کو اسماعیل القاضی نے ١٠ (٢٠) پر علی زين العابدين بن الحسين السبط عن ابيه الحسين کے طریق سے روایت کیا۔ اسی طرح ابن ابی شیبہ نے ٢: ٣٧٥ پر، ابن ابی عاصم نے ٢٨ (٢٦) پر اور ابویعلی نے ١: ٣٦١ (٣٦٩) پر روایت کیا۔ اور اسے سخاوی نے "القول البديع" ص ٢٨٨ پر ذکر کیا اور اس کے بارے میں فرمایا: حدیث حسن ہے۔

بہر حال حدیث الحسن بن علی کو سوائے ضیاء المقدسی کے، ابویعلی نے ٦: ١٧٠ (٦٧٢٨) پر روایت کیا۔ طبعة دار القبلة۔ اور اس میں عبداللہ بن نافع ہیں۔ اور اس میں سلام کے لفظ کی زیادتی ہے جس کی طرف سبکی نے اشارہ کیا ہے۔ ہیثمی نے ٢: ٢٤٧ پر اور سخاوی نے ص ٢٢٨ پر کہا: ضعیف ہے۔ اور اسے طبرانی نے "الکبیر" ٣: ٨٢ (٢٧٢٩) پر اور "الاوسط" ١: ٢٣٨ (٣٦٧) پر سلام کی زیادتی کے بغیر روایت کیا۔ اور اس میں عبداللہ بن نافع نہیں ہیں۔ ہاں! اس روایت میں حمید بن ابوزینب ہیں جن کے بارے میں ہیثمی نے ١٠: ١٦٢ پر کہا کہ میں انہیں نہیں جانتا۔

بہر حال الحسن بن الحسن بن علی کی روایت مرسلہ ہے۔ پس یہ "مصنف عبدالرزاق" ٣: ٥٧٧ (٦٧٢٦) پر اور "مصنف ابن ابی شیبة" ٢: ٣٧٥، ٣: ٣٤٥ پر ہے۔ اس روایت پر ذہبی نے

"ا[illegible]" [illegible] تعلیق لکھی [illegible]

تَجعَلُوا قَبرِی عِیدًا ، وَ صَلُّوا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلاتکُم تبلُغُنِی حَیثُ کُنتُم . (١)

جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، اور میری قبر کو عید نہ بناؤ۔ اور مجھ پر درود پڑھو، تم جہاں کہیں بھی ہو بیشک تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔

اسے ابوداؤد نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔

الحدیث الخامس والعشرون: (٢٥)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَکثِرُوا الصَّلاۃَ عَلَیَّ یَومَ الجُمُعَۃِ ، فَاِنَّہُ مَشھُودٌ تَشھَدُہُ المَلٓئِکَۃُ ، وَ اِنَّ اَحَدًا لَن یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَت عَلَیَّ صَلاتُہُ حَتّٰی یَفرُغَ مِنھَا . قَالَ: قُلتُ : وَ بَعدَ المَوتِ ؟ قَالَ: وَ بَعدَ المَوتِ ، وَ اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الاَرضِ اَجسَادَ الاَنبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللہِ حَیٌّ یُرزَقُ . (٢)

---

(١) اسے ابوداؤد نے ٢: ٥٣٤ (٢٠٤٢) پر، احمد نے ٢: ٣٦٧ پر، بیہقی نے "حیاۃ الانبیاء" ٩٥: (١٤) پر روایت کیا۔ نووی نے "الاذکار" ١٦١ (٢٩٧) پر ذکر کیا اور اس کی نسبت ابوداؤد کی طرف کی اور اسے صحیح کہا۔ سخاوی نے "القول البدیع" ص ٢٢٦ پر ذکر کیا اور نووی کی موافقت کی۔

(٢) اَللَّفظُ الاَوَّل : اسے ابن ماجہ نے ١: ٥٢٤ (١٦٣٧) پر روایت کیا۔ سخاوی نے اس روایت کی "القول البدیع" ص ٢٣٣ پر ابن ماجہ کی طرف نسبت کی اور فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں لیکن یہ روایت منقطع ہے۔

اَللَّفظُ الثَّانِی : یہ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے نہ کہ اس طرح جس طرح مؤلف نے وہم کیا ہے کہ یہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے اسے فرشتے میرے پاس پیش کرتے ہیں جب تک آدمی پڑھتا رہتا ہے وہ پیش کرتے رہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: کیا وفات کے بعد بھی؟ آپ نے فرمایا: ہاں وفات کے بعد بھی۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے اجسام کو مٹی پر حرام فرما دیا ہے پس اللہ کا نبی زندہ ہے انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

اسے ابن ماجہ نے اپنی ''سنن'' میں اور طبرانی نے اپنی ''معجم'' میں روایت کیا ہے۔

اسے احمد نے ٤:٨ پر، ابوداؤد نے ١:٦٣٥(١٠٤٧)، ٢:١٨٤(١٥٣١) پر اور حاکم نے ١:٢٧٨ پر روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث بخاری کی شرط پر صحیح ہے اور شیخین نے اسے روایت نہیں کیا۔ نیز یہ روایت حاکم نے ٤:٥٦٠ پر درج کی اور فرمایا: یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے لیکن انہوں نے اسے روایت نہیں کیا۔ اسے ابن حبان نے اپنی "صحیح" ٣:١٩٠(٩١٠) پر، امام نسائی نے ١:٥١٩(١٦٦٦) پر، ابن ماجہ نے ١:٣٤٥، ٥٢٤(١٠٨٥، ١٦٣٦) پر، اسماعیل القاضی نے ١١(٢٢) پر، بیہقی نے اپنی "سنن" ٣:٢٤٨ پر اور "حیاۃ الانبیاء" ٨٧(١٠) پر روایت کیا۔

اور ''أَرِمْتَ'' یعنی بلیت "النہایۃ" ١:٤ میں کسرہ کے ساتھ، اور "القول البدیع" ص ٢٤ میں فتح کے ساتھ ہے۔

تنبیہ: اس حدیث کو ابن ماجہ نے پہلی جگہ (١٠٨٥) پر حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے، اور دوسری جگہ (١٦٣٦) پر حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ صحیح ہے۔ مزی نے "تحفۃ الاشراف" ٢:٤(١٧٣٦) پر اور سخاوی نے "القول البدیع" ص ٢٣٢ پر اس بات پر متنبہ کیا ہے کہ ابن ماجہ کو شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے نام میں وہم ہو گیا ہے، اور اس پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ ابن ماجہ نے مذکورہ دونوں جگہوں میں اس حدیث کو ابن ابی شیبہ سے روایت کیا ہے۔ اور یہ حدیث "مصنف ابن ابی شیبہ" ٢:١٤٩، ٥١٦ پر حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

اور دیکھیں "غریب" ص ٨٠

اور ایک روایت میں ہے:

اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ، فِیْہِ خُلِقَ آدَمُ ، وَ فِیْہِ قُبِضَ ، وَ فِیْہِ النَّفْخَۃُ ، وَ فِیْہِ الصَّعْقَۃُ ، فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاۃِ فِیْہِ ، فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ ، قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ کَیْفَ تُعْرَضُ عَلَیْکَ صَلَاتُنَا وَ قَدْ اَرِمْتَ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَأْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ .

بیشک تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم (علیہ السلام) کی تخلیق ہوئی، اسی دن وصال ہوا، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن بڑی چیخ ہوگی۔ پس تم اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ وہ اس دن مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ کا جسم اطہر تو مٹی بن جائے گا۔ آپ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کا کھانا حرام کردیا ہے۔

اسے امام احمد ، ابوداؤد اور حاکم نے ''مستدرک'' میں اور ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں روایت کیا۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

الباب السادس

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے کے وجوب میں

الحدیث السادس والعشرون: (۲۶)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ .(۱)

---

(۱) میں اس حدیث پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے واقف ہوا جیسا کہ مؤلف نے فرمایا، نسائی کے نزدیک ۲۰:۶ (۹۸۸۵) اسناد منقطع کے ساتھ۔ اور میں ان کے بیٹے حضرت حسین سبط رضی اللہ عنہما کی روایت سے واقف ہوا۔ اسی طرح اسے امام احمد نے ۱۷۷:۳ (۱۷۳۷) پر اور طبعہ قدیمہ میں ۲۰۱:۱ پر روایت کیا۔ نسائی نے ۳٤:٥ (۸۱۰۰)، ۱۹:٦ (۹۸۸٤) پر، اسماعیل القاضی نے ١٤ (۳۲) پر، ابن ابی عاصم ۳۱ (۳۰) پر، ابن حبان نے ۱۸۹:۳ (۹۰۹) پر اور طبرانی نے "الکبیر" ۱۲۷:۳ (۲٥۸٥) پر روایت کیا۔ ہیثمی نے ان کی طرف نسبت پر اکتفا کیا، ۱۰:۱٦٤، باوجود اس کے کہ یہ روایت مسند میں ہے۔ اسے یحی الحمانی اور ابن السنی نے ۳۳۷ (۳۸۲) پر ضعیف کہا، اور حاکم نے ٥٤۹:۱ پر اس روایت کو صحیح کہا اور ذہبی نے اور ابن عدی نے ۹۰٦:۳ پر ان کی موافقت کی۔

بہر حال ترمذی کے نئے طبعات اور اصول قدیمہ مختلف ہیں۔

پس طبعہ حمص (۳٥٤۰) پر ہے یہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے۔ سنن سے امام مزی کی اصل اس کی تائید کرتی ہے جیسا کہ "التحفة" (۱۰۰۷۲) پر ان کا صریح کلام ہے، اور دیکھیں: (۳٤۱۲)

اور طبعہ مصر میں ہے: اور طبعہ بیروت اسی کا عکس ہے، (۳٥٤٦) یہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی حدیث سے ہے۔ اور حافظ ابن حجر کی اصل اس کی تائید کرتی ہے۔ جیسا کہ "النکت الظراف" میں ان کا صریح کلام ہے۔ دونوں سابقہ جگہیں "التحفة" سے ہیں۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

دارقطنی نے "العلل" ۱۰۱:۳ (۳۰٤) پر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت پر ترجیح دی [illegible] منقطع [illegible] کلام میں روایت نسائی کی طرف منسوب گزرا [illegible]

بخیل (کنجوس) وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

ایک روایت میں ''ثُمَّ لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ'' کی بجائے ''فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ'' ہے۔

اسے نسائی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی 'صحیح'' میں، حاکم نے 'مستدرک' میں اور ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں روایت کیا اور کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحدیث السابع والعشرون: (۲۷)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں ایک دن (گھر سے) نکلا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خَرَجْتُ ذَاتَ یَوْمٍ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَبْخَلِ النَّاسِ؟ قَالُوْا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَالَ: مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ، فَذٰلِکَ اَبْخَلُ النَّاسِ.(۱)

(۱) اَللَّفْظُ الْاَوَّلُ: اسے ابن عاصم نے ۳۰ (۲۹) پر روایت کیا۔ اسماعیل القاضی ۱۶ (۳۷) پر کے نزدیک حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے علاوہ اس کا شاہد ہے لیکن اس میں اہل دمشق سے ایک مبہم شخص ہے۔ اور جیسا کہ "بغیة الباحث عن زوائد مسند الحارث" ۲:۹۶۳ (۱۰۶۴) پر ہے۔ اسی لئے سخاوی نے اس کے بارے میں "القول البدیع" ص ۲۱۹ پر کہا: اور حدیث غریب ہے اور اس کے رجال صحیح ہیں لیکن ان میں ایک شخص مبہم ہے جسے میں نہیں پہچانتا۔

دیکھیں: "المطالب العالیة" ۳:۱۱۲۔۱۱۴ (۲۰۲۳) اس پر تعلیق کے ساتھ۔

اَللَّفْظُ الثَّانِی: اسے اسماعیل القاضی نے ۱۶: (۳۸) پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا۔ سخاوی نے 'القول البدیع" ص ۲۱۸ پر ذکر کیا اور کہا: اس کے راوی ثقہ ہیں نیز یہ روایت مرسل ہے اور اس کے ماقبل کی احادیث اس کو قوی کر رہی ہیں۔ اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے اس کا ایک شاہد ہے، فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حَسْبُ الْعَبْدِ مِنَ الْبُخْلِ اِذَا ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ اَلَّا یُصَلِّیَ عَلَیَّ.

کیا میں تمہیں یہ نہ بتا دوں کہ سب سے بڑا بخیل (کنجوس) کون ہے؟ سب نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے پس وہ سب سے بڑا بخیل ہے۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں:

بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الْبُخْلِ اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَہٗ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ .

کسی شخص کے بخل سے اتنا کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

اسے اسماعیل قاضی نے روایت کیا۔

الحدیث الثامن والعشرون: (۲۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ، وَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْہِ شَھْرُ رَمَضَانَ فَانْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُغْفَرَ لَہٗ ، وَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَکَ اَبَوَاہُ عِنْدَہُ الْکِبَرَ فَلَمْ یُدْخِلَاہُ الْجَنَّۃَ . (۱)

---

(۱) اسے احمد نے ۲:۲۵۴ پر اور ترمذی نے ۵:۵۱۴ (۳۵۴۵) پر روایت کیا اور اس روایت کے متعلق فرمایا: اس وجہ سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اسے بخاری نے "الادب المفرد" ۲۲۵ (۶۴۶) پر روایت کیا۔ اسماعیل القاضی نے ۹ (۱۶) پر، ابن ابی عاصم نے ۵۱ (۶۵) پر "أرغم اللہ ......" کے الفاظ سے روایت کیا۔ ابن خزیمہ نے ۳:۱۹۲ (۱۸۸۸) پر، ابن حبان نے ۳:۱۸۹ (۹۰۸) پر، حاکم نے ۱:۵۴۹ پر ان سے پہلا فقرہ روایت کیا۔ اور سخاوی نے "القول البدیع" ص ۲۱۲ پر اس روایت کے لئے حاکم کی تصحیح نقل کی اور مطبوع میں کوئی شی نہیں ہے۔

اور دیکھیں "غریب" ۸۰

ذلیل وخوار ہو وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا، ذلیل وخوار ہو وہ شخص جسے رمضان کا مہینہ آیا اور اپنے گناہوں کی بخشش سے پہلے گزر گیا، ذلیل وخوار ہو وہ شخص جس نے اپنے پاس اپنے بوڑھے والدین کو پایا اور وہ ان کو جنت میں داخل نہ کرا سکے۔

اسے امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا۔

الحديث التاسع والعشرون: (۲۹)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. (۱)

اس شخص کا وضو (کامل) نہیں جس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔

---

(۱) اَللَّفْظُ الْاَوَّل: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ اسے ابن ابی عاصم نے ۶۱ (۸۰) پر، طبرانی نے "الکبیر" ۶:۱۲۱ (۵۶۹۸) پر روایت کیا۔ سخاوی نے "القول البدیع" ص ۲۵۰ پر کہا: اس کی سند ضعیف ہے۔ مؤلف کا اور اسی طرح سخاوی کا اس حدیث کی نسبت ابن ماجہ کی طرف کرنا غیر دقیق ہے، جبکہ ابن ماجہ کے لفظ، وہ دوسری حدیث کے لفظ ہیں۔

اَللَّفْظُ الثَّانِي: نیز حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ اسے ابن ماجہ نے ۱:۱۴۰ (۴۰۰) پر روایت کیا۔ اس کے متعلق بوصیری نے "مصباح الزجاجة" ۱:۱۱۱ پر کہا: یہ اسناد ضعیف ہے کیونکہ محدثین کا عبدالمہیمن کے ضعف پر اتفاق ہے۔ طبرانی نے "الکبیر" ۶:۱۲۱ (۵۶۹۹) پر اور دار قطنی نے ۱:۳۵۵ (۵) پر روایت کیا اور کہا: عبدالمہیمن قوی نہیں ہے۔ حاکم نے ۱:۲۶۹ پر روایت کیا اور کہا: یہ حدیث شیخین کی شرط پر روایت نہیں کی گئی پس انہوں نے عبدالمہیمن کی روایت درج نہیں کی۔ ذہبی نے کہا: عبدالمہین واہی ہے،

اَللَّفْظُ الثَّالِث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہیں اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نہیں ہے۔ اس کو دار قطنی نے ۱:۳۵۵ (۴) پر روایت کیا اور کہا: عمرو بن شمر اور جابر ضعیف ہیں۔

اسے ابن ماجہ اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا۔

اور ایک روایت میں ہے:

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلٰى نَبِيِّهٖ ﷺ .

اس شخص کی نماز نہیں جس اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجا۔

اور ایک روایت میں ہے:

"لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ اِلَّا بِطُهُوْرٍ وَ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ" اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلَيْهِ .

نماز طہارت اور مجھ پر درود پڑھے بغیر قبول نہیں کی جائے گی۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلَيْهِ.

اسے دار قطنی نے روایت کیا۔

الحديث الثلاثون : (۳۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ . (۱)

---

(۱) اللفظ الاول: اسے ابن ماجہ نے ۱:۲۹٤ (۹۰۸) پر روایت کیا۔ بوصیری نے ۱:۲۸۲ پر کہا: اس کی اسناد جبارہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اور اسے جبارہ کے طریق سے نیز طبرانی نے "الکبیر" ۱۲:۱۸۰ (۱۲۸۱۹) پر روایت کیا، اور یہ حدیث ان کی مناکیر سے ہے جیسا کہ "القول البدیع" ص ۲۱٤ پر ہے

اللفظ الثانی والثالث: اسے اسماعیل القاضی نے ۱۷، ۱۸ (٤۱، ٤٤) پر جعفر الصادق عن ابیہ محمد الباقر کے طریق سے مرسل روایت کیا۔ ابن ابی شیبہ نے ۱۱:۵۰۷ (۱۱۸٤۲) پر، بیہقی نے "الشعب" ٤:۲۰۵ (۱٤۷۲) پر اور ابن ابی عاصم نے ٦٤:(۸۳) پر، ان سب نے مرسل روایت کیا جیسا کہ میں نے ذکر کیا، نہ اس طرح جیسے مؤلف نے اسے علی زین العابدین

جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔

اسے اسماعیل قاضی نے مرسلاً روایت کیا، اس کی اسناد حسن ہے۔

اسے طبرانی نے متصل روایت کیا اور اس روایت کے الفاظ یہ ہیں:

مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَخَطِىءَ الصَّلاةَ عَلَيَّ ، خَطِىءَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ .

جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا پس وہ مجھ پر درود پڑھنے سے چوک گیا وہ جنت کے راستہ سے بہک گیا۔

اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ سے روایت کیا:

رضی اللہ عنہ کی مراسیل سے بنایا۔

ہاں، اسے طبرانی نے "الکبیر" ۳:۱۲۸ (۲۸۸۷) پر فطر بن خلیفه عن ابی جعفر محمد الباقر عن ابیه علی زین العابدین عن ابیه الحسین السبط رضی اللہ عنہم کے طریق سے مرفوعاً روایت کیا۔ اور اس میں بشیر الکندی ضعیف ہے جیسا کہ اسے "المجمع" ۱۰:۱۶۴ پر کہا۔ لیکن حدیث، ان روایات سے قوی ہو جاتی ہے۔

اللفظ الرابع: اسے بیہقی نے "الشعب" ۴:۲۰۶ (۱۴۷۳) پر روایت کیا۔

اللفظ الخامس: یہ حدیث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ہے۔ اسے ابن السنی نے "عمل الیوم واللیلة" ۶:۳۳ (۳۸۱) پر روایت کیا، اسے نووی نے "الاذکار" ۱۶۲ (۳۰۱) پر اور سخاوی نے "القول البدیع" ص ۲۱۳ پر روایت کیا۔

اللفظ السادس: سخاوی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور مروزی کے لئے اس کی نسبت کی۔ اور اس میں وہ راوی ہے کس کا نام نہیں لیا۔ بہر حال ان کا قول "خطیء" پس سخاوی نے اسے "القول البدیع" ص ۲۲۳ پر خاء کے فتح، طاء کے کسرہ اور آخر میں ہمزہ کے ساتھ ضبط کیا ہے۔ اور "النہایة" ۲:۴۴ سے نقل کیا ہے کہ اس کا معنی ہے: أَثِمَ۔

مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ، فَقَدْ شَقِيَ .

جو مجھے درود بھیجنا بھول گیا وہ جنت کے راستہ سے بہک گیا۔

اور اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہی الفاظ سے روایت کیا۔

اور ایک روایت میں ہے:

مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ، فَلا دِيْنَ لَهُ .

جس کے پاس میرا ذکر ہوا پس اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا بیشک وہ شقی (بد بخت) ہے۔

اور ایک روایت میں ہے:

مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَلا دِيْنَ لَهُ .

جس نے مجھ پر درود نہ بھیجا اس کا کوئی دین نہیں۔

اور یہ روایت محمد بن حمدان المروزی نے ذکر کی۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

الباب السابع

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے کی کیفیت میں

الحدیث الحادی و الثلاثون: (۳۱)

حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس باہر تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا: سلام تو ہم جانتے ہیں کہ کیسے پڑھا جاتا ہے لیکن ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قُولُوا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ . (۱)

تم یوں کہو اے اللہ! تو درود بھیج حضرت محمد (ﷺ) پر اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! تو برکت دے حضرت محمد (ﷺ) کو اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل کو جیسے تو نے حضرت ابراہیم

---

(۱) اسے بخاری نے ۶:۴۰۸ (۳۳۷۰)، ۸:۵۳۳(۴۷۹۷)، ۱۱:۱۵۲ (۶۳۵۷) پر، مسلم نے ۱:۳۰۵ (۴۰۶) پر، عبدالرزاق نے ۲:۲۱۲(۳۱۰۵) پر، ابن ابی شیبہ نے ۲:۵۰۷ پر، احمد نے ۴:۲۴۱، ۲۴۳ پر، الدارمی نے ۱:۳۵۶ (۱۳۴۲) پر، ابوداؤد نے ۱:۵۹۹ (۹۷۶) پر اور ترمذی نے ۲:۳۵۲ (۴۸۳) پر روایت کیا، اور کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نسائی نے ۱:۳۸۲ (۱۲۱۰)، ۶:۱۹ (۹۸۸۲)، ۹۷(۱۰۱۹۱) پر، ابن ماجہ نے ۱:۲۹۳(۹۰۴) پر، ابن ابی عاصم نے ۱۸(۱۱) پر اور ابن حبان نے ۳:۱۹۳ (۹۱۲)، ۵:۲۸۶، ۲۹۵ (۱۹۵۷،۱۹۶۴) پر روایت کیا۔

ﷺ کو برکت دی بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحدیث الثانی والثلاثون: (۳۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ

عَلَّمَنِی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلتَّشَھُّدَ. کَفِّی بَیْنَ کَفَّیْہِ. کَمَا یُعَلِّمُنِی السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْآنِ: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. (۱)

رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد اس طرح سکھایا جیسے قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے اور میرا ہاتھ حضور ﷺ کے دونوں مبارک ہاتھوں میں تھا۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ..... تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اے نبی (ﷺ)! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی

(۱) اسے بخاری نے ۱۱:۵٦ (٦۲٦۵) پر اور (۸۳۱) نمبر پر روایت کیا، اس کے اطراف دیکھیں: اور بعض میں دوسری روایات کی زیادات ہیں، اسے مسلم نے ۱:۳۰۱ (۴۰۲) پر روایت کیا، اور اس میں زیادات ہیں۔ اور اسے الطیالسی نے ۳٦:(۲۷۵) پر، ابن ابی شیبہ نے ۱:۲۹۱ پر، احمد نے ۱:۴۲۲، ۴۵۰، پر، ابوداؤد نے ۱:۵۹۱ (۹٦۸، ۹٦۹) پر روایت کیا اور اس میں زیادات ہیں۔
ترمذی نے ۲:۸۱(۲۸۹) پر روایت کیا اور کہا: تشہد میں یہ سب سے زیادہ صحیح حدیث ہے۔ نسائی نے ۱:۲۵۲(۷۵۹) پر، ابن ماجہ نے ۱:۲۹۱(۹۰۰) پر، طبرانی نے "الکبیر" ۱۰:۵۰ (۹۹۱۵) پر اور دارقطنی نے ۱:۳۵۴ پر (مطولا) روایت کیا۔

دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے بندے ہیں۔

ایک روایت کے الفاظ ہیں:

اِذَا قَعَدَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلاۃِ فَلْیَقُلْ: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ ......، وَ ذَکَرَ فِیْہِ، فَاِنَّکُمْ اِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِکَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو اسے یہ کہنا چاہیئے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ ......اور آپ ﷺ نے اس میں ذکر فرمایا: پس جب تم یہ کر چکے تو بیشک تم نے زمین و آسمان میں ہر نیک بندے پر سلام بھیج دیا۔

اور اسی میں ہے:

فَلْیَتَخَیَّرْ مِنَ الْمَسْأَلَۃِ مَا شَاءَ.

پس جو سوال کرنا چاہے اسے اختیار ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

شیخ تقی الدین بن دقیق العید نے فرمایا: تشہد میں یہ سب سے زیادہ صحیح روایت کیا گیا ہے۔

اور مبسوط میں ہے: حضرت خصیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَثُرَ الْاِخْتِلَافُ فِیْ اِنَّکَ التَّشَھُّد، فَمَا تَأْمُرُنِیْ اَنْ آخُذَ بِہٖ. فَقَالَ ﷺ بِتَشَھُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

یا رسول اللہ! تشہد کے بارے میں اختلاف ہو گیا ہے۔ آپ مجھے کس تشہد کے اختیار کرنے کا حکم فرماتے ہیں؟

پس آپ ﷺ نے فرمایا: ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے تشہد کو اختیار کرو۔

الحديث الثالث و الثلاثون: (٣٣)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر سلام پڑھنا جانتے ہیں۔ لیکن آپ پر (صلوۃ) درود کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کہو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ، وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، [وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ، كَمَا رَحِمْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ] وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (١)

تم اس طرح کہو! اے اللہ! تو درود بھیج حضرت محمد (ﷺ) پر اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا۔ بیشک

---

(١) اسے ابن جریر الطبری نے ١٢ : ٤٣ پر روایت کیا۔ سخاوی نے "القول البدیع" میں اس کے بعض راویوں کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا کیونکہ یونس نے اس راوی کا نام نہیں لیا جس نے اس حدیث کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، اور کہا: کہ یہ لفظ اسی طریق سے آئے ہیں۔

اور ابن دقیق العید کا قول ہے: کہا گیا ہے کہ یہ تشہد میں مروی سب سے زیادہ صحیح ہے، انہوں نے یہ بات "عمدۃ الاحکام" ص ٣٦٠ پر حدیث (١٢٠) کی شرح میں کہی۔ اس قول کی اصل امام ترمذی کا قول ہے جو انہوں نے اپنی "سنن" میں حدیث (٢٨٩) کے بعد کہا ہے۔ پھر ترمذی نے کلمات کے بعد خُصیف کی خواب لکھی جسے مؤلف نے سرخسی کی "المبسوط" ١ : ٢٨ سے نقل کیا اور اسے ترمذی کی طرف منسوب کیا۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر......)

تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔[اور رحمت نازل فرما حضرت محمد (ﷺ) پر اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر جیسے تو نے رحم فرمایا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔] اور تو برکت دے حضرت محمد (ﷺ) کو اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل کو جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو برکت دی بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

اسے ابن جریر نے اپنی سند سے روایت کیا۔

اس حدیث کے علاوہ بھی روایت کی گئی ہے اور اس میں ان الفاظ کے علاوہ کثیر الفاظ ہیں۔

الحديث الرابع و الثلاثون: (٣٤)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور ہم بھی نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر سلام پڑھنا جانتے ہیں لیکن جب ہم نماز پڑھیں تو آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ کیا صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ کہیں؟ (راوی کہتے ہیں)

رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم پسند کرنے لگے کہ یہ سوال نہ ہی کرتے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا اَنْتُمْ صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ

ان کا قول: "رَحِمْتَ" ہی صحیح ہے جیسا کہ اسے سخاوی نے "القول البديع" ص ١٤١ پر صغانی سے نقل کیا اور اس کے ماسوا خطا ہے۔اسے دیکھیں۔ اور جو بریکٹوں میں ہے وہ مخطوطہ سے زیادہ ہے۔اور میں نے مصادر التخریج میں نہیں دیکھا۔ ابن دقیق العید اور مبسوط سے نقل حدیث (٣٣) کے پیچھے آئی ہے اور اس کا مناسب محل یہاں ہے لیکن میں نے اسے مقدم کیا

عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ ، وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ ، وَالسَّلَامُ كَمَا عَلِمْتُمْ . (١)

جب تم مجھ پر درود بھیجنا چاہو تو یوں کہو: اے اللہ تو درود بھیج حضرت محمد (ﷺ) پر جو اُمی نبی ہیں۔ اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا۔ اور تو برکت نازل فرما حضرت محمد (ﷺ) پر اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر جیسے تو نے حضرت ابراُہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل فرمائی۔ اور سلام بھیجو جیسے تم جانتے ہو۔

اور روایت کیا گیا ہے: ''کَمَا عُلِّمْتُمْ'' عین کے ضمہ اور لام کی تشدید کے ساتھ، جیسا تمہیں سکھایا گیا۔ یعنی وہ سلام جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تشہد میں

---

(١) اسے احمد نے ٤:١١٩ پر، ابن خزیمہ نے ١:٣٥٢ (٧١١) پر اور حاکم نے ١:٢٦٨ پر روایت کیا، اور کہا: یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور شیخین نے اسے روایت نہیں کیا۔ اور ذہبی نے ان کی موافقت کی۔ اور ان کے نزدیک اس کے آخر میں ''وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ'' ہے۔

اور اسے مالک نے ''مؤطا'' ١:١٦٥ (٦٧) پر، عبدالرزاق نے ٢:٢١٢ (٣١٠٨) پر دارمی نے ١:٣٥٦ (١٣٤٢) پر، مسلم نے ١:٣٠٥ (٤٠٥) پر، ابوداؤد نے ١:٦٠٠ (٩٨٠) پر اور ترمذی نے ٥:٣٣٤ (٣٢٢٠) پر روایت کیا، اور کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نسائی نے ١:٣٨١ (١٢٠٩)، ٦:١٨ (٩٨٧٨)، ٦:٤٣٦ (١١٤٢٣) پر، اسماعیل القاضی نے ٢٧ (٦٣) پر، ابن ابی عاصم نے ١٣ (٣) پر، طبرانی نے ''الکبیر'' ١٧:٢٥١ (٦٩٨) پر، ابن حبان نے ٥:٢٨٩ (١٩٥٩) پر، دارقطنی نے ١:٣٥٤۔٣٥٥ پر روایت کیا اور کہا: یہ اسناد حسن متصل ہے۔ بیہقی نے ''السنن'' ٢:١٤٦،

گزرا اور وہ یہ ہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ۔ اے نبی (ﷺ)! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

اسے امام احمد، ابن خزیمہ اور حاکم نے اپنی ''صحیح'' میں روایت کیا۔

الحديث الخامس والثلاثون: (۳۵)

حضرت ابو حُمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (۱)

اے اللہ تو درود بھیج حضرت محمد (ﷺ) پر، آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی ذریت پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا۔ اور برکت نازل فرما حضرت محمد (ﷺ) پر، آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی ذریت پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی بیشک تو حمد کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

یہ حدیث صحیح متفق علیہ ہے۔

---

(۱) اسے امام بخاری نے ۶:۴۰۷ (۳۳۶۹)، ۱۱:۱۶۹ (۶۳۶۰) پر، مسلم نے ۱:۳۰۶ (۴۰۷) پر، مالک نے "المؤطا" ۱:۱۶۵ (۶۶) پر، احمد نے ۵:۴۲۴ پر مالک کے طریق سے، ابوداؤد نے ۱:۵۹۹ (۹۷۹) پر، نسائی نے ۱:۳۸۴ (۱۲۱۷)، ۶:۲۰ (۹۸۸۷) پر، ابن ماجہ نے ۱:۲۹۳ (۹۰۵) پر، اسماعیل القاضی نے ۲۹ (۷۰) پر، ابن ابی عاصم نے ۱۶ (۸) پر، ابوعوانہ نے ۲:۲۳۴ پر بیہقی نے "السنن" ۲:۱۵۰ پر، "الشعب" ۴:۱۸۶ (۱۴۵۲) پر اور ابن السنی نے "عمل الیوم واللیلۃ" ۳۴۱ (۳۸۴) پر روایت کیا۔

الباب الثامن

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجنے میں

الحدیث السادس والثلاثون: (٣٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ سَلَّمَ عَلَيَّ فِي شَرْقٍ وَّ لَا غَرْبٍ اِلَّا وَ اَنَا وَ مَلٰٓئِكَةُ رَبِّي نَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ؟ قَالَ: وَ مَا يُقَالُ لِكَرِيْمٍ فِي جِيْرَتِهٖ وَ جِيْرَانِهٖ مِمَّا أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ حِفْظِ الْجِوَارِ وَ حِفْظِ الْجِيْرَانِ. (١)

مشرق ومغرب میں کوئی مسلمان مجھ پر سلام نہیں بھیجتا مگر میں اور میرے رب کے فرشتے اس پر سلام لوٹاتے ہیں۔ کسی نے سوال کیا، یارسول اللہ! مدینہ والوں کا کیا حال ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک کریم شخص کے متعلق اپنے ہمسایوں اور اپنی قوم کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا کیا گمان کیا جاتا ہے؟ پڑوس کی حفاظت اور ہمسایوں کی نگہداشت و دیکھ بھال کا تو اسے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

اسے ابونعیم نے طبرانی سے روایت کیا۔

---

(١) اسے ابونعیم نے "الحلیة" ٦:٣٤٩ پر روایت کیا اور کہا: مالک کی حدیث سے غریب ہے، اس کے ساتھ ابومصعب متفرد ہیں۔ اور سخاوی نے "القول البدیع" ص ٢٣٠ پر روایت کیا۔ ان کی سند میں عبداللہ بن محمد العمری ہیں جنہیں ذہبی نے وضع کے ساتھ متہم کیا ہے۔

الحديث السابع والثلاثون: (۳۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّاحِينَ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ. (۱)

بیشک اللہ تعالیٰ کے فرشتے پھرتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

اسے نسائی نے اپنی سند سے روایت کیا۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں:

ان لله ملئكة يَسِيحُونَ فى الارض يبلغونى عن امتى السلام.

بیشک اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین میں پھرتے اور میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

---

(۱) اَللَّفْظُ الْاَوَّل: اسے نسائی نے ۱:۳۸۰ (۱۲۰۵)، ٦:۲۲(۸۹۹٤) پر، عبدالرزاق نے ۲:۲۱۵(۳۱۱٦) پر، ابن ابی شیبہ نے ۲:۵۱۷ پر احمد نے ۱:۳۸۷، ٤٤۱، ٤۵۲ پر دارمی نے ۲:٤۰۹(۲۷۷٤) پر، اسماعیل القاضی نے ۱۱ (۲۱) پر، ابن ابی عاصم نے ۲۹ (۲۸) پر، ابن حبان نے ۹:۱۹۵ (۹۱٤) پر، طبرانی نے "الکبیر" ۱۰:۲۱۹(۱۰۵۲۹، ۱۰۵۳۰، ۱۰۵۲۸) پر، خطیب بغدادی نے "تاریخ بغداد" ۹:۱۰٤(٤٦۹٦) پر اور بغوی نے "الشرح السنة" ۳:۱۹۷(٦۸۷) پر روایت کیا۔ سخاوی نے "القول البدیع" ص ۲۲۵ پر اس حسن کہا۔

اَللَّفْظُ الْاَوَّل: دارقطنی نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اسحاق المزی کی حدیث سے جو حصہ لیا ہے (اس میں تخریج کیا ہے) مگر یہ وہم ہے کیونکہ صحیح، ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہے جیسا کہ سخاوی نے "القول البدیع" ص ۲۲۵:۲۲٦ پر کہا ہے۔

الحديث الثامن و الثلاثون: (۳۸)

حضرت ابو قرصافہ جندرہ بن خیشنہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے:

مَنْ اَوٰی اِلٰی فِرَاشِہٖ ثُمَّ قَرَأَ سُوْرَۃَ "تبارَکَ الْمُلْکُ" ثُمَّ قَالَ: اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ، وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ، وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، اَبْلِغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنِّیْ تَحِیَّۃً وَّ سَلَامًا، اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، وَکَّلَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ بِہٖ مَلَکَیْنِ حَتّٰی یَأْتِیَا مُحَمَّدًا ﷺ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ: یَا مُحَمَّدُ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ یَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلَامَ وَ رَحْمَۃَ اللّٰہِ، فَیَقُوْلُ: وَ عَلٰی فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ مِنِّی السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ. (۱)

جو شخص اپنے بستر پر آئے پھر وہ سورت ملک (تبارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ) پڑھے، پھر کہے اے حل وحرم کے رب! اے بلد حرام کے رب! اے رکن، مقام اور مشعر حرام کے مالک! تو میری طرف سے (سیدنا) محمد (ﷺ) کی روح کو تحیت اور سلام پہنچا۔ (چار مرتبہ کہے) تو اللہ عز و جل اس پر دو فرشتے مقرر فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ دونوں فرشتے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں: یا رسول اللہ! بیشک فلاں بن فلاں آپ کو سلام

---

(۱) اسے ابوالشیخ نے کتاب "الثواب" میں روایت کیا جیسا کہ "کنز العمال" ۱۵:۳٤٦ (٤١٣٢٠) پر ہے۔ اور ان کے طریق سے جیسا کہ سخاوی نے ص ۳۱۲ پر کہا:

الدیلمی نے "مسند الفردوس" میں اور اسی طرح ضیاء نے "المختارۃ" میں روایت کیا اور کہا کہ ہم اس حدیث کو صرف اسی طریق سے جانتے ہیں اور یہ بہت غریب ہے اس کے بعض راویوں پر کلام کی گئی ہے۔ ابن قیم نے کہا: یہ ابو جعفر کے قول سے معروف ہے اور بے شک یہ اشبہ ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

اور دیکھیں: "غریب" ص ۸۱

عرض کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت۔ تو میں فرماتا ہوں کہ میری طرف سے فلاں بن فلاں کو سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت۔

اسے حافظ ضیاء الدین نے روایت کیا۔

الحديث التاسع و الثلاثون: (۳۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ فَصَلُّوْا عَلَيَّ مَعَهُمْ ، فَاِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنَ الْمُرْسَلِيْنَ . (۱)

---

(۱) اَللَّفْظُ الْاَوَّلُ: اسے ابن ابی عاصم نے ۵۳: (۶۹) پر روایت کیا، فیروز آبادی نے "اَلصِّلَاتُ وَالْبُشَر" ص ۵۹ پر اس کی نسبت ابن ابی عاصم کی طرف کی اور کہا: یہ صحیح اسناد کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ اس کا ذکر سخاوی نے "القول البديع" ص ۷۹ پر کیا اور اس کی نسبت "الفردوس" الدیلمی کی طرف کی۔

اس کے شواہد کثیر ہیں۔ ان میں سے ایک وہ روایت ہے جسے بیہقی نے "الشعب" ۱: ۳۷۹ (۱۳۰) پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ سے روایت کی (صَلُّوْا عَلٰى اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِيْ) اور انہی الفاظ سے عبدالرزاق نے ۲: ۲۱۶ (۳۱۱۸) پر روایت کیا۔ اسماعیل القاضی نے ۱۸: (۴۵) پر روایت کیا۔ "القول البديع" ص ۸۰ پر کہا: اس کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ہے وہ اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس کی حدیث مانوس ہوتی ہے۔

ان شواہد میں سے ایک وہ روایت ہے جسے خطیب نے اپنی "تاریخ" ۸: ۱۰۵ (۴۲۱۹) پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ سے روایت کی (صَلُّوْا عَلَى الْاَنْبِيَاءِ كَمَا تُصَلُّوْنَ عَلَيَّ فَاِنَّهُمْ بُعِثُوْا كَمَا بُعِثْتُ)

اَللَّفْظُ الثَّانِي: جسے مؤلف نے ذکر کیا ہے وہ ۵۴ (۷۰) پر ابن ابی عاصم کے نزدیک حضرت انس عن ابی طلحہ سے ہے۔ اس روایت کے بارے میں فیروز آبادی نے ص ۵۹ پر بھی کہا ہے کہ اس سند

باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں............

جب تم رسولوں پر درود بھیجو پس تم ان کے ساتھ مجھ پر بھی درود بھیجو بیشک میں رسولوں سے ایک رسول ہوں۔

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا.

اسے ابن ابی عاصم نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں:

اِذَا سَلَّمْتُمْ عَلَيَّ فَسَلِّمُوْا عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ .

جب تم مجھ پر سلام بھیجو تو دوسرے رسولوں پر بھی سلام بھیجو۔

صحیحین (بخاری و مسلم) میں اس سند کے رجال سے احتجاج (استدلال) کیا گیا ہے۔

الحديث الاربعون: (٤٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّاللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ . (١)

گذشتہ صفحہ کا حاشیہ........

کے رجال سے صحیحین میں حجت پکڑی گئی ہے۔ اسے ابن حجر نے "نتائج الافکار" میں حسن کہا ہے لیکن عبد بن حمید کے نزدیک حدیث قتادہ بن دعامہ سے روایت مرسلہ کو ترجیح ہے۔ ابن ابی عاصم کی کتاب پر تعلیق دیکھیں۔ سخاوی نے ص ۷۹ ۔ ۸۰ پر ابن ابی عاصم کی روایت کو قتادہ کی مراسیل سے بنایا ہے حالانکہ اس طرح نہیں ہے۔

(١) حدیث نمبر چالیس (٤٠) کا حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں........

جب کوئی مجھ پر سلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح لوٹا تا ہے یہاں تک کہ میں اس پر سلام لوٹا تا ہوں۔

اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن بِمَنِّهٖ وَ كَرَمِهٖ آمِيْن

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

حدیث نمبر چالیس (۴۰) کا حاشیہ......

(۱) اسے ابوداؤد نے ۲:۵۳۴ (۲۰۴۱) پر، احمد نے ۲:۵۲۷ پر، بیہقی نے "السنن" ۵:۲۴۵ پر، "حیاة الانبیاء" ۹۶ (۱۵) پر، "مسند اسحاق بن راھویه" (مسند ابی هریرة) ۱:۴۵۳ (۵۲۶) پر، طبرانی نے "الاوسط" ۴:۸۴ (۳۱۱۶) پر روایت کیا۔ ہیثمی نے "مجمع الزوائد" ۱۰:۱۶۲ پر کہا: اس میں عبداللہ بن یزید اسکندرانی ہے میں اسے نہیں پہچانتا۔ مہدی بن جعفر ثقہ ہے اور اس میں اختلاف ہے اور باقی رجال ثقہ ہیں۔ "الفتوحات الربانية" ۳:۳۱۵ پر اس پر تعلیق اور سخاوی کی "القول البدیع" ص ۲۲۹ دیکھیں۔

بعض احادیث کے مشکل الفاظ کا بیان

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِع : (۹)

قوله : ''اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةً'' اَلتِّرَة : تاء کے کسرہ اور راء کی تخفیف کے ساتھ ہے۔ یعنی حسرت جیسا کہ ایک اور روایت میں مفسر آیا ہے۔

اور اس کا معنی 'نقص، کم ہونا' بھی کہا گیا ہے۔ اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

﴿......وَ لَنْ یَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۞﴾ (محمد ۴۷:۳۵)

اور تمہارے اعمال (ثواب سے) ہرگز ضائع نہ کرے گا۔

اور کہا گیا ہے کہ اس کا معنی (اَلتَّبِعَة) تاوان ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ عَشَرَ : (۱۲)

قوله: ''رَوَاهُ ابْنُ بَشْكُوَال'' یہ باء موحدہ کے فتح، شین معجمہ کے سکون اور کاف کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ واؤ کے بعد الف اور پھر لام ہے۔ یہ علمیت اور عجمہ یا علمیت اور ترکیب کی بنا پر غیر منصرف ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ عَشَرَ : (۱۸)

قوله : ''اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِیْلَةَ''

الوسیلة : بیشک نبی کریم ﷺ نے اس کی تفسیر اپنے اس قول سے فرمائی ہے:

جنت میں گھر یا مرتبہ۔

قوله : ''وَالْفَضِیْلَةَ'' اس کا معنی اللہ تعالیٰ کی طرف [illegible] اور قربت ہے۔

و قولہ : ”وَاجْعَلْ فِی الْاَعْلَیْنَ دَرَجَتَہ“ اَعلَین لام کے فتح کے ساتھ۔اور اس سے مراد ملاء اعلیٰ ہے اور وہ فرشتے ہیں کیونکہ وہ آسمانوں میں رہتے ہیں۔اور جن، وہ ملاء اسفل ہیں کیونکہ وہ زمین کے باشندے ہیں۔

قولہ : ”وَاجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہ“ المصطفَین یہ طاء اور فاء کے فتح کے ساتھ ہے۔اور یہ تین اقوال پر ہے:

(۱) کہا گیا ہے کہ یہ اپنی جنس کے چنے ہوئے افراد ہیں اور اس قول پر رسولوں سے چار ہیں۔ حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام ہیں اور یہ اولوالعزم نبی اور رسول ہیں۔اور آپ ﷺ ان کے سردار ہیں۔

فرشتوں سے ایک کثیر جماعت ہے جیسے عرش عظیم کو اٹھانے والے فرشتے اور حضرت جبریل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم الصلاۃ والسلام ہیں (۱) اور جو بدر میں شہید ہوئے۔

(۲) اور کہا گیا ہے کہ وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کی اتباع کی اور آپ پر ایمان لائے۔

(۳) اور کہا گیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم ہیں۔

و قولہ : ”وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَہ“ اَلْمُقَرَّبُوْنَ ، وہ فرشتوں اور انسانوں سے ہیں۔

پس فرشتوں کے متعلق تین قول ہیں۔

(۱) پس کہا گیا ہے کہ وہ عرش اٹھانے والے فرشتے ہیں۔

(۱) عزرائیل، وہ ملک الموت ہیں جن کے سپرد ہر ذی روح کی روح قبض کرنے کا کام ہے، اور ان کا یہ نام کسی مرفوع صحیح حدیث میں ثابت نہیں ہے باوجود اس کے کہ ان کا یہ نام عوام اور خواص میں شائع اور معروف ہے۔

(۲) کہا گیا ہے کہ وہ عرش کے ارد گرد کھڑے ہونے والے فرشتے ہیں۔

(۳) اور کہا گیا ہے کہ وہ چھ فرشتے ہیں نہ کہ ان کے سوا۔ اور وہ حضرت جبریل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل، رضوان اور مالک علیہم سلام اللہ تعالیٰ ہیں۔

اور بشر کے متعلق تین قول ہیں۔

(۱) کہا گیا ہے کہ وہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والے ہیں۔

(۲) کہا گیا ہے کہ وہ ایمان کے ساتھ انبیاء کرام کی طرف سبقت کرنے والے ہیں

(۳) اور کہا گیا ہے کہ وہ صدیقین ہیں۔

اَلْحَدِيْثُ الْعِشْرُوْنَ : (۲۰)

قولہ : "اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ" الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وہ اذان ہے۔ اور وہ عقیدہ ایمان کے لئے عقلیات اور سمعیات کی دو قسموں پر ایک جامعہ کلمہ ہے۔ کیونکہ اس میں ذات، تنزیہ اور توحید کا اثبات، شریک کی نفی اور نبوت و رسالت کا اثبات ہے۔ عبادت اور فلاح کی طرف اور سعادت کے ساتھ کامیابی کی طرف دعوت ہے۔

و قولہ : "وَالصَّلاۃِ الْقَائِمَۃِ" یعنی وہ نماز جس کے قیام کی گھڑی آ پہنچی۔ یعنی جس کا وقت داخل ہو گیا۔

و قولہ : " آتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَۃَ وَالْفَضِيْلَۃَ " وسیلہ اور فضیلۃ ان دونوں لفظوں پر کلام گزر گیا۔

و قولہ : "وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا" المقام المحمود ، اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول دلالت کرتا ہے۔

﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (الاسراء ۱۷:۷۹)

قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر جلوہ گر فرمائے۔

(عَسٰی) اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحقیق کے لئے ہے جیسے (لَعَلَّ) وقوع کے لئے ہے۔اور یہ چار اقوال پر ہے۔

(۱) کہا گیا ہے کہ وہ مقام شفاعت ہے وہ مقام جہاں اولین وآخرین اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے۔

(۲) کہا گیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی اپنی امت پر اس بات کی گواہی ہے جو انہوں نے آپ ﷺ کی تصدیق یا تکذیب کی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

﴿......وَ جِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۞﴾ (النساء ٤:٤١)

اور لائیں گے ہم آپ کو (اے محبوب) ان پر (نگران) گواہ بنا کر۔

(۳) کہا گیا ہے کہ یہ آپ ﷺ کا اپنی امت کا تزکیہ ہے جو انہوں نے رسل کرام کی تبلیغ کے سلسلہ میں گواہی دی۔

(٤) اور کہا گیا ہے کہ یہ قیامت کے دن لواء الحمد ہے۔

و قولہ : "حَلَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِیْ" حَلَّتْ بمعنی وَجَبَتْ ہے۔اور اس کا مضارع يَحِلُّ حاء کے کسر کے ساتھ ہے۔یا بمعنی نَزَلَتْ ہے تب حَلَّ کا مضارع يَحُلُّ ہے

و قولہ : "حُقَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِیْ" حُقَّتْ حاء کے ضمہ اور فتح کے ساتھ روایت کیا گیا ہے۔یعنی وَجَبَتْ۔جیسا کہ اس کی تصریح ایک اور روایت میں گئی ہے اور جیسا کہ ایک آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

﴿اُولٰٓئِکَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ ......﴾ (الاحقاف ٤٦:١٨)

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی بات پوری ہو کر رہی۔

یعنی ان پر جحت واجب ہوئی۔

الحدیث الخامس والعشرون : (۲۵)

قولھم : "وَ قَدْ اَرَمْتَ" ہمزہ اور راء کے فتح، میم کے سکون اور تاء مخففہ کے فتح کے ساتھ 'ضَوَیْتَ' کے وزن پر ہے یعنی بلیت ۔ اور لفظ میں اس کی اصل 'اَرْمَمْتَ' ہے۔ یعنی صِرْتَ رِمَّۃً اَوْ رَمِیْمًا ۔ تو بوسیدہ ہڈی یا بوسیدہ ہو گیا ہے۔ دونوں لفظوں کا معنیٰ 'بوسیدہ ہڈی' ہے پس تخفیفاً دو میموں میں سے ایک میم حذف کر دی گئی۔

جیسے کہتے ہیں: اَحْسَسْتَ میں اَحْسْتَ، اور ظَلَلْتَ میں ظَلْتَ۔

الحدیث الثامن والعشرون : (۲۸)

قولہ : "رَغِمَ" اور یہ لفظ غین معجمہ کے کسر کے ساتھ ہے۔ یعنی مٹی کے ساتھ چپکنا اور چمٹنا۔ اور وہ رغام ہے۔

اور ابن الاعرابی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہا جاتا ہے: رَغَمَ غین کے فتح کے ساتھ، اور اس کا معنیٰ ہے ذَلَّ ۔ وہ ذلیل وخوار ہوا۔

اور قاضی ابوالفضل الیَحْصُبِی (قاضی عیاض صاحب شفا اور صاحب مشارق الانوار) رحمہ اللہ نے فرمایا:

رَغَمَ فتح کے ساتھ یَرْغُمُ ضم کے ساتھ، اس کا معنیٰ ہے ذَلَّ. اور رَغِمَ کسر کے ساتھ یَرْغَمُ فتح کے ساتھ ایک ہی معنیٰ میں ہے۔

الحدیث السادس والثلاثون : (۳۶)

قولہ : "وَ مَا یُقَالُ لِکَرِیْمٍ فِیْ جِیْرَتِہٖ وَ جِیْرَانِہٖ" الجیرۃ وہ گھر ہے، اور الجیران وہ باشندے ہیں۔

الحديث الثامن و الثلاثون : (۳۸)

عَنْ اَبِیْ قِرْصَافَة جَنْدَرَة ابن خَیْشَنَة : یہ لفظ قاف کے کسر، راء کے سکون اور صاد مہملہ کے ساتھ قرصافہ سے مشتق ہے۔

و جَنْدَرَة : جیم اور دال کے فتح کے ساتھ ہے اور ان کے درمیان نون ہے۔

و خَیْشَنَة : خاء معجمہ اور شین معجمہ کے فتح کے ساتھ ہے اور ان دونوں حرفوں کے درمیان یاء ہے اور اس کے آخر میں نون اور ہاء ہے، خیشنہ سے ہے۔

انہیں صحبت حاصل تھی۔ اور وہ مشہور ہیں۔

یہ اس رسالے کا آخر ہے مزید اختصار کے لئے جس پر اکتفاء کرنے کا ہم نے ارادہ کیا۔ میں نے اپنی کتاب (اَلْفَضْلُ الْکَثِیْرُ فِی الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ عَلَی الْبَشِیْرِ النَّذِیْر ﷺ) کا یہ اختصار (اَلْخَیْرُ الْکَثِیْر) کے نام سے کیا۔ پس میں نے اپنے لئے، اپنے اصحاب واہل کے لئے اور اس کے لئے جسے میں چاہوں، اپنے آقا احمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت کی امید کرتے ہوئے اس رسالہ کی مختلف انواع بنائیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ کی صلاۃ، فضل اور رحمت ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرماتا ہے۔

خلاصہ کلام اس اربعین میں غافل کے لئے تنبیہ اور رغبت ہے ورنہ (اَلْفَضْلُ الْکَبِیْر) میں کشادگی اور سیرابی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ ہی اپنے کرم کے ساتھ اپنے حل وحرم میں توفیق دینے والا ہے۔ اور اس کی صلاۃ وسلام انبیاء اور مرسلین کرام پر، آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کے طیب و طاہر اصحاب پر ہو۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

صورة اللوحة الأولى من المخطوطة الأولى (أ).

وقيل هو تركيبه لا منه في شهادتهم للرسل بالتبليغ
وقيل هو لوا الحمد في يوم القيامة ٥ وقوله في حلت عليه
شفاعتي بمعنى وجبت ومضارعه يحل بكسر الحاء ومعنى
نزلت ومضارعه يحل وقوله دخلت عليه شفاعتي يروى بضم
الحا وبفتحها اى وجبت كما صرح به في الرواية الاخرى وكما في
الاية الكريمة من قوله تعالى اولئك الذين حق عليهم القول اي وجبت
عليهم الحجة ٥ الحديث الخامس والعشرون قوله فقد ارمت
هو بفتح الهمزة والرا واسكان الميم وفتح التا المخففة اي
صرت رمة او رميما وهما العظم البالي فحذفت احدى الميمين
تخفيفا كما قالوا احست في احسست وظلت في ظللت ٥
الحديث السابع والعشرون قوله رغم هو بكسر الغين المعجمة
اي لصق بالتراب وهو الرغام قال ابن الاعرابي رحمه الله تعالى
رَغَم بفتح الغين ومعناه ذلك قال القاضي ابو الفضل اليحصبي
رحمه الله رغم بالفتح يرغم بالضم ذلا ورغم بالكسر يرغم
بالفتح واحد ٥ الحديث السادس والثلاثون قوله
وما يزال الكريم في جيرته وجيرانه الجيرة هي الدار والجيران
بضم السكان ٥ الحديث الثامن والثلاثون عن ابي
قرصافة جندرة بن خيشنة هو بكسر القاف واسكان
الرا وبالصاد المهملة من قرصافة وبفتح الجيم والدال وبينهما

نون

١٠

نون من جندره وبفتح الخا والشين المعجمتين وبينهما يا مثناة
تحته واخره نون وهما خيشنة كانت له صحبة رضي الله عنهم
هذا اخر ما قصدناه على وجه الاختصار وفي ذلك تنبيه
للعاقل والفتى في والامانة بالفضل الكبير مع الشاع واشباع
والله الموفق بكرمه في حله وحرمه وصلاته وسلامه
على خاتم الانبياء والمرسلين وعلى اله وصحبه الطيبين الطاهرين

نكتة قيل ان رجلا ضاق ما في يده فخرج الى سوق
الصرف ليتطرق بين يدي صيرفي ذهبا ودراهم من
كل جنس فطلب منه شيا فقال له امض عني
راشدا فعاوده فقال له اعطني من فضل
ما رزقك الله تعالى بلغة العايلة في هذا اليوم
فقال له لو وقفت سنة ما اعطيتك شيا قال
فبقي الرجل باهتا ورافعا طرفه الى السما
فقال له الصيرفي ما شانك فقال اني متفكر في حالك
قال كيف قال ان الله تعالى لم يعطك هذا المال
لقربك منه ولم يمنعني اياه لبعدي عنه وانا
اعطاك لتشكر ومنعني لاصبر فلا انت شكرت
ولا انا صبرت ثم بكى فقال له الرجل خذ ما كنت
محتاجا اليه فقال لا والله ثم انصرف عنه ٥

صورة اللوحة الأخيرة من المخطوطة الأولى (أ).

صورة اللوحة الأولى من المخطوطة الثانية(ب).

صورة اللوحة الأخيرة من المخطوطة الثانية (ب).

